صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 09 اپریل 2019ء بمطابق 03 شعبان 1440 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر انچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ ○ فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ○ مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ○ بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ○ کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ○ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ ○ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ ○ مِنْ نُّطْفَۃٍ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ ○ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَہٗ ○ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ ○ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَہٗ۔

(ترجمہ): ارشاد ہے ہر گز نہیں یہ قرآن کریم تو ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اسے قبول کرے۔ یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرم ہیں، بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔ لعنت ہو انسان پر کیسا سخت منکر حق ہے یہ کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا ہے، نطفے کی بوند سے اللہ نے اسے پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لئے زندگی کی راہ آسان کی۔ پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔ پھر جب چاہے اسے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

Mr. Speaker: جزاکم اللہ۔ The Senior City School Cantt, Peshawar students and Teachers are here with us in the Assembly to witness the Assembly. I welcome all of them from the core of my heart, on behalf of the Assembly. 'Leave Applications': -----
Mr. Bahadar Khan: Point of order.

جناب سپیکر: After that 'Leave Applications'، پھر دے دیتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Ms. Shahida Waheed, MPA, for today; Mr. Azam Khan, MPA, for today; Mr. Abdulghafar Khan, MPA, 8, 9, 10, three todays; Mr. Nazir Ahmad Abbasi, for today; Samar Haroon Bilour Sahiba, for today; Hisham Inamullah Khan, Minister for Health, for today; Haji Fazal Elahi Sahib, MPA, for today; Mr. Naeem Khan Sahib, MPA, for today; Syed Ahmad Hussain Shah Sahib, for today; Mr. Rangez Ahmad Khan Sahib, for today; Mr. Pukhtunyar Khan Sahib, for today; Sumia Bibi, MPA, for today; Rehana Ismail Sahiba, MPA, for today; Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Rehana Ismail is present then why your name is here?

(Interruption)

جناب سپیکر: اوکے جی، بہادر خان صاحب!

رسمی کارروائی

جناب بہادر خان: شکریه، سپیکر صاحب! ما پرون یو توجه دلاؤ نوټس پیش کړے وو، هغه متعلقه منسټر صاحب نه وو، مسنټر دے او که ایډوائزر دے، که هر څه دے، یو کس راله په هغې باندې غیر سنجیده جواب راکړے وو، یره کمیټئ ته ئې اولیږه، حالانکه ما په هغه وخت وئیل چې د دې اسمبلئ روایات دا دی، په 1993 کښې زه ممبر وومه، د هغه وخت نه ما ته دا علم دے، د 99ء پورې زه وومه چې دلته به کلاس فور د ایم پی اے په ایماء باندې کیدل او هغه روایت تر د دې وخته پورې بر قرار پاتې شوے دے، اوس هم تاسو باقاعده Commitment کړے دے چې لودهی صاحب وو که څوک وو، منسټر صاحب چې پرون ما له جواب راکړو

چې اؤ مونږ کړے دے دا Commitment، د هغې باوجود د دغې ما له څه تسلی بخش جواب رانغے یره چې دا گنې یا به مونږ کینسل کوؤ یا ستا حق جوړیږی یا نه؟ د دې سره سره سر! ایم این اے زمونږه په واپډا کښې، زمونږه د ایم پی اے په علاقه کښې گوتې وهی، په سړکونو باندې راځی افتتاح گانې کوی، د ایم این اے او د وزیر اعلیٰ ایماء ورکوی چې ما ته وزیر اعلیٰ صاحب وئیلی دی یا را ته منسټر صاحب وئیلی دی، زه په دې خبره نه پوهیږمه چې مونږ له چې چا ووټ را کړے دے، مونږ دلته څه له راغلی یو یا زمونږ ضرورت نشته؟ چې ما له ئې د دې صحیح جواب نه وی راکړے او بیا ئې ما له د ایم این اے د تحفظ جواب نه وی راکړے، د هغې پورې په دې اسمبلئ کښې زما د ناستې هډو ضرورت نشته، ما ته خپل عزت خوږ دے،ما ته خپل عزت خوږ دے، تاسو زما عزت په دې خرابوئ، زه د تنخواه د پاره نه یم راغلے، زه د عزت د پاره راغلے یم او د خپل قوم د خدمت د پاره راغلے یم، چې ما ته خپل حق نه ملاویږی او ما ته عزت نه ملاویږی نو زه بالکل په دې ممبرشپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہادر خان صاحب! بہادر خان صاحب! دیکھیں آپ کا کال اٹینشن تھا اور Minister concerned نے جواب دے دیا تھا آپ کو، اور دیا تھا نا کل؟ جواب تو دیا گیا نا کل، جب آپ نے کال اٹینشن پیش کیا، تو ابھی ضیاء اللہ خان بھی آج آئے ہوئے ہیں، یہ آپ کو جواب دے دیتے ہیں، آپ کو پتہ ہے جو ایشو ہے ان کا؟

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جو ابھی بہادر خان صاحب نے بات کی ہے، پتہ چل گیا ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ہاں جی، جوان کا غصہ ہے، مجھے پتہ چل گیا ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہادر خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر! شکریہ۔ بهادر خان صاحب! هغه Ready دے تاسو خپل دا۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ziaullah Khan! Through Chair.

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی، چیئرمین صاحب، Already، چیئرمین صاحب، سپیکر صاحب! (قہقہہ) وہ جناب سپیکر! جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی جی، بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! آج صبح سے میں سٹینڈنگ کمیٹی میٹنگ میں بیٹھا ہوں اور وہ چیئرمین، چیئرمین، تو وہ چیئرمین ہی منہ پہ آیا ہے-----

جناب سپیکر: خیر ہے، کوئی بات نہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو سوری، جناب سپیکر! بہادر خان صاحب نے جو بات کی ہے سر! وہ Already یہاں پہ حکومتی کمیٹی اور اپوزیشن دونوں نے بیٹھ کے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جتنی بھی کلاس فور کی پوسٹیں ہیں، وہ متعلقہ جتنے بھی حلقے ہیں، اس میں ہر ایم پی اے کو ان کا حصہ، اگر ان کے حلقے میں جتنی پوسٹیں ہیں تو ان کو اتنا حصہ ملے گا۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ بہادر خان صاحب کیوں ناراض ہیں، ایم این اے کی تو اس میں کوئی ہم نے بات ہی نہیں کی؟

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ وہاں جو پراسیس ہوا، ایڈورٹائز نہیں ہوا، Proper procedure adopt نہیں کیا گیا اور ہمیں بھی Consult نہیں کیا گیا۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کلاس فور کی جو بھرتیاں ہوتی ہیں، وہ Through Employment Exchange سے، وہاں پہ جو پراسیس ہے، وہ کرکے اور اس کے بعد ڈی ای او آفس-----

جناب سپیکر: تو یہی جواب ان کو کل دیا گیا تھا۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو ڈی ای او آفس وہاں پہ Interviews conduct کرتے ہیں اور انٹرویو کے بعد ان کی اپوائنٹمنٹ ہو جاتی ہے، تو جو سرکار کا پراسیس ہے، سرکار اپنا پراسیس کر رہی ہے، تو یہ حکومت تو اس طریقے سے معاملات چلا رہی ہے کہ سب کو اپنے ساتھ اعتماد میں لے لیتی ہے، باقی تو وہاں پہ جو ہمارے ڈسٹرکٹ آفسز ہیں، ڈسٹرکٹ آفسز اپنا کام اس طریقے سے According to جو سرکار کے رولز وریگولیشنز ہیں، اسی کے مطابق کر رہے ہیں کام۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب، ظفر اعظم صاحب کو کل بھی ٹائم نہیں ملا تھا۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب! پریویس گورنمنٹ نے، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے شوکت یوسفزئی صاحب نے اس کو Written میں لایا ہے، یہ کلاس فور کی پالیسی کہ جو MPA concerned، میرے ساتھ ہے لیکن گھر پہ بھول کے آیا ہوں کہ MPA concerned کی یہ مرضی ہے اور ETEA کے Rules میں بھی ایسی کوئی Definition نہیں ہے کہ وہ کس طرح لگے گا؟ امنڈمنٹ تو چھوڑیں امنڈمنٹ تو ہوئی ہے، پھر بھی ہمارے حلقوں میں اپوائنٹمنٹس ہو چکی ہیں، اس کے حلقے میں ہو چکی ہیں، Commitment کا کیا مطلب ہے، یہ کیا Commitment ہے؟ ہم Written آپ کو پیش کر سکتے ہیں کہ پریویس گورنمنٹ میں شوکت یوسفزئی صاحب کے دستخط پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور پھر بھی ہمارا حق مارا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ جتنی بھی کلاس فور کی پوسٹیں ہوتی ہیں ہر ضلع میں، وہاں پہ پہلے کوٹہ، جتنا کوٹہ ہوتا ہے، وہ پورا کیا جاتا ہے جس میں Son quota ہے، Deceased ہے، اس طرح Land owners ہیں جنہوں نے زمین دی ہوتی ہے، اس کے بعد جتنی اوپن پوسٹیں ہوتی ہیں، وہ اوپن پوسٹیں ہم نے تمام ڈی ای اوز کو یہ کہا ہوا ہے کہ اوپن پوسٹیں جن جن ایم پی ایز کے حلقے میں ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے ساتھ فائنل کر لیں۔ ہماری طرف سے کوئی، ہم نے Already instructions تمام ڈی ای اوز کو دی ہوئی ہیں کہ تمام ایم پی ایز کے ساتھ بیٹھ کے اوپن جتنی پوسٹیں ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کے وہ حل کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ Consult نہیں کیا گیا تو آپ اس کو Enquire کر لیں، جو ان کا Specific case ہے، اس کو دیکھ لیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں دوبارہ ڈائریکٹر کو انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ سب کو دوبارہ وہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جو آپ نے فیصلہ کیا تھا، ان کے ساتھ اس پہ قائم رہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: میں نے تو عاطف خان سے بھی ریکویسٹ کر لی، چونکہ بڑاGenuine مسئلہ ہے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ جس طرح ایڈوائزر صاحب نے بتایا لیکن MPA concerned کی Constituency میں ایک اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے تو میں یہی ریکویسٹ عاطف خان سے کروں گا، وہ سینیئر منسٹر ہیں کہ اس آرڈر کو Held in abeyance کر دیں Kindly۔ اب ظاہر ہے وہ اتنے سینیئر ہیں، بزرگ ہیں، ان کا حلقہ ہے، ان کا حق بھی بنتا ہے، حکومت کی طرف سے Commitment بھی آئی ہے تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، اس کو Held in abeyance کر دیں، جس طرح بزرگ ایم پی اے صاحب کہہ رہے تھے، اس طرح ہو جائے تو مہربانی ہو گی، مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ایسا کرتے ہیں، میری عرض سنیں بہادر خان صاحب! میری عرض سنیں بہادر خان صاحب، بہادر خان صاحب! لاء منسٹر پانچ منٹ میں آتے ہیں، یہ ایک لیگل مسئلے کی طرف آپ جا رہے ہیں، ان کی رائے لے لیتے ہیں اس کے اوپر Comments کرنے سے پہلے، Because کہ وہ اپوائنٹمنٹ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (کھیل و سیاحت)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر (کھیل و سیاحت): بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! ویسے چھوٹا مسئلہ ہے لیکن اس پہ سارے ایم پی ایز کا آپس میں، منسٹروں کا آپس میں اسی سے تعلق خراب ہوتا ہے، تو ایک تو اس کا Legally پتہ کر لیں کہ اگر ایک دفعہ ایک آرڈر ہو جاتا ہے تو اس کو پھر اگر Held in abeyance کر بھی لیں تو عدالت سے پتہ نہیں کیا، وہ بھی آتے ہیں، تو اگر ہو سکتا ہے تو ضیاء اللہ بنگش صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر ان کے حلقے میں ہے تو اگر آپ اس کو Hold کر سکتے ہیں تو اس کو Hold کر لیں اور اس کا کوئی حل نکال لیں اور دوسری بات، آپ بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اور میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے بھی بات کر لوں گا، زیادہ تر پوسٹیں اسی میں ہوتی ہیں کہ وہ کلیئر ایک انسٹرکشن دے دیں کہ اس میں ہر دفعہ آنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھنا ہے، میں نے اس سے پوچھنا ہے بس جس حلقے میں جس کا ہے، اس کو دے دیں بس ختم کر لیں، یہ تو ان کو میں دونوں کو بتا دوں گا اور سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ بھی باقی آگے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ اس میں Ban نہ ہو، کلیئر کر دیجئے۔

جناب سپیکر: جی، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ٹھہر و نا، پہلے ایک ایشو تو ختم کر لیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں جناب سپیکر! وہی کہہ رہا تھا کہ Already یہ انسٹرکشن ہم دے چکے ہیں کہ ہر حلقے کا جو ایم پی اے ہے، ان کے ساتھ مشاورت کر کے، حالانکہ یہ سرکار کا طریقہ نہیں ہے لیکن ہم نے پھر بھی کہا ہے کہ متعلقہ ایم پی اے کے ساتھ بیٹھ کے اور اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، جتنی بھی Applications آتی ہیں، اس پر ان کا پورا ایک انٹرویو پراسیس ہوتا ہے اور اس انٹرویو پراسیس کو، لیکن پھر بھی میں آج دوبارہ ڈائریکٹر کو کہہ کے وہاں پہ متعلقہ ڈی ای اوز کو یہ انسٹرکشنز ہم دے دیں گے کہ ہر حلقے کے ایم پی اے کے ساتھ بیٹھ کے ان کے ساتھ یہ Issue tackle کریں۔

جناب سپیکر: دوسرا، لاء منسٹر صاحب آ گئے ہیں، یہ سارا کیس آپ ان کو سمجھائیں تاکہ یہ جواب دے دیں کہ Legally کیا پوزیشن ہے؟

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بیٹنی صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، آج کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ میں جناب عاطف خان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں، جس طرح عاطف خان نے بات کی ہے، سپیکر صاحب! جس طرح عاطف خان نے بات کی ہے، اسی طرح سے میرے حلقے میں بھی ہوا ہے، میں نے اسی دن جس دن آرڈرز ہوئے ہیں، عاطف خان کو میں نے WhatsApp کر دیئے، میں نے کہا کہ کم از کم Concerned MPA کے ساتھ مشاورت کے ساتھ ہو، جس دن آرڈز ہوئے، اسی گھنٹے کے اندر مجھے پتہ چلا، میں نے WhatsApp کر دیئے لیکن ابھی تک وہ ویسے ہی جوں کے توں تھے۔ میں نے ریکویسٹ کی تھی عاطف خان کو کہ کم از کم، ٹھیک ہے ان کی اپنی مرضی سے ہو لیکن کم از کم آگے ہمارے ساتھ یہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب! آنریبل لاء منسٹر یہ بتائیں کہ کلاس فور کے اوپر سپریم کورٹ کی کیا Judgment ہے، اگر آپ کے نوٹس میں ہے تو اس میں سپریم کورٹ کی Judgment بھی آئی ہوئی ہے اور کیا ایک اپوائنٹمنٹ ہو کے اس کو روکا جا سکتا ہے؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اکرم درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب! سپریم کورٹ کی باتیں یہاں پر نہ لائیں، یہ تو ہمارا جو جرگہ ہوا ہے، وہ بالکل خراب ہو جائے گا، اس کی وضاحت۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تو پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ایشو یہاں لائے ہی نا؟

قائد حزب اختلاف: نہیں لایا ہے۔

جناب سپیکر: سائڈ پر کریں۔

قائد حزب اختلاف: ابھی ضیاء اللہ آفریدی صاحب نے کہا ہے کہ میں کل سارے ڈی ای اوز کو بس وہی کافی ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، Done۔ پریویلج موشن، لیکن سردار یوسف صاحب نہیں ہے، یہ پھر کسی اور وقت میں پیش کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وقت دیا ہے۔ ایک تو میں نے یہاں ایک کال اٹینشن نوٹس کوئی دو تین مہینے پہلے پیش کیا تھا، اگر سلطان صاحب متوجہ ہوں تو میں پھر بات کروں گا، سلطان صاحب متوجہ ہوں تو میں بات کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے کال اٹینشن نوٹس پیش کیا تھا اس اسمبلی کے اندر اور میں نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ حیات میڈیکل کمپلیکس کے اندر Permanent pacemaker نہیں ہے اور لوگ یا تو پنجاب جاتے ہیں یا کسی دوسری جگہ جاتے ہیں اور لوگوں کو بڑی مشکلات اور تکالیف ہیں۔ میں نے یہ بھی Explain کیا تھا کہ What is permanent pacemaker؟ یہ Cardiac ایک پلانٹ ہے اور میں کل گیا تھا ایک مریض کی بیمار پرسی کے لئے تو وہاں Available نہیں تھا اور انہوں نے ایشورنس دلائی تھی کہ دس پندرہ دنوں کے اندر یہ مسئلہ حل ہو

جائے گا۔ جب اسمبلی کے فلور پر ایشورنس ملتی ہے تو میرے خیال میں کوئی میکنزم ہونا چاہیئے اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر کہ اس ایشورنس کو پھر Follow کیا جائے اور انچارج منسٹر خود بھی اپنے پاس نوٹ کر لیں۔ ہم جب حکومت میں تھے، ہم تو یہ کرتے تھے کہ جب ہم یہاں۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! ہم نے جتنی ابھی تک منسٹرز نے یہاں ایشورنسز دلائی ہیں، میں نے وہ ساری ریفر کر دی ہیں To Chief Minister with my letter کہ یہ آپ کے منسٹرز نے ایشورنس دلائی ہیں، ان پر عمل کریں۔ دوسرا آپ اس کے اوپر Notice بھی دے سکتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: یہ پبلک انٹرسٹ کا ایشو ہے نا؟

جناب سپیکر: Notice دے دیں آپ، Notice دے دیں آپ۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: آپ روز پوائنٹ آف آرڈر لیتی ہیں، آپ آج مہنگائی پہ بات کریں۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب! جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! کہ جتنی حکومت اور اپوزیشن دونوں کے لئے چیئر قابل احترام ہے اور آپ جب کوئی رولنگ دیتے ہیں تو اس کے اوپر منسٹر ایشورنس بھی دے اور اس کے اوپر عملدرآمد نہ ہو۔ چھوٹا مسئلہ سپیکر صاحب! میں نے اٹھایا تھا اور ریحانہ اسماعیل صاحبہ ایم پی اے نے کال اٹینشن نوٹس موو کیا تھا اور منسٹر صاحب نے ایشورنس دلائی تھی، پھر میں نے دوسرے دن بات کی کہ یہ اسمبلی کے باہر سپیکر صاحب! جو ایک Gutter leak ہے تو ابھی آج ہفتہ گزر گیا ہے، (قہقہے) اگر وہ نہیں ہوا ہے تو اور کیا ہو گا جناب سپیکر صاحب؟ (تالیاں) اور کل میں نے آپ کے Notice میں لایا تھا کہ میں ادھر سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز آپ نے ایشورنس دلائی تھی۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب! اگر منسٹر صاحب پیدل ادھر سے چل کے دکھا دیں کہ سیلاب جیسی صورتحال وہاں پہ بنی ہوئی ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! کل بھی نلوٹھا صاحب نے یہ ایشو اٹھایا تھا لیکن آپ نے مجھے موقع نہیں دیا، I could not reply to honourable Nalotha Sahib، چونکہ وہ پھر ڈیبیٹ میں انہوں نے اپنی سپیچ شروع کر دی تھی، کل بھی میں یہ کہنے والا تھا، پھر اجلاس Adjourned ہو گیا آج کے لئے سر۔ ایک تو سر! Generally عنایت اللہ صاحب کا بھی ایک Valid point ہے کہ جو ایشورنسز یہاں پر گورنمنٹ منسٹرز ہاؤس کے اندر دلاتے ہیں تو Obviously ان کی ایک Sanctity ہوتی ہے، چونکہ ہاؤس کے اندر وہ ایشورنس دلائی جاتی ہے، سر! صرف انفارمیشن کے لئے آپ کی وساطت سے پورے ہاؤس کے لئے کہ سر، یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہم نے یہاں پر ایک ایشورنس دلا دی اور بس یہاں سے باہر جاتے ہوئے ہم بھول گئے ہیں، یہ یہاں پر ریکارڈ ہوتی ہے، یہ ساری ایشورنسز اور چونکہ میرے پاس پارلیمنٹری آفیئرز کا بھی Portfolio ہے تو یہ Route ہوتی ہے پارلیمنٹری آفیئرز منسٹری کے تھرو، ہر ڈیپارٹمنٹ کی جو ایشورنس ہوتی ہے، وہ میرے سامنے بھی آتی ہے روزانہ کی بنیاد پہ اور ہم اس کو بھیجتے ہیں پھر جو Relevant department ہوتا ہے، مثلاً ہیلتھ کی کوئی ایشورنس ہے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا کسی منسٹر نے اگر ایشورنس دلائی ہے تو اس کے پاس پھر بھیجی جاتی ہے تاکہ وہ ایشورنس پوری ہو۔ تو یہ میں Assure کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس طرح نہیں ہے، یہاں پر آنریبل ممبرز کے ساتھ جو بھی ایشورنس ہوتی ہے تو وہ آن ریکارڈ ہوتی ہے اور اس کے اوپر عملدرآمد ہوتا ہے۔ جو انہوں نے Pacemaker کی بات کی ہے، مجھے یاد ہے کہ یہ ایشو انہوں نے اٹھایا تھا پھر یہاں سے چونکہ ہیلتھ منسٹر نہیں تھے، اس دن تو میں نے ایشورنس دی تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے، Sir, I will report to this House within 24 hours، یہ میں آپ کو Assure کرا رہا ہوں جو انہوں نے آج پوائنٹ اٹھایا ہے، اگر انہوں نے اس طرح نہیں کیا ہے سر! میں چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اس ہاؤس کو یہ رپورٹ دوں گا کہ میں نے جو ایشورنس دلائی تھی، اس کے اوپر انہوں نے کیا کام کیا ہے؟ (تالیاں) ایک تو یہ سر، دوسرا Gutter والا مسئلہ جو نلوٹھا صاحب نے اٹھایا ہے، (قہقہہ) تو اس میں سر! پہلے Jurisdiction کا تھوڑا بہت ایک مسئلہ تھا، وہ ہم نے جب چیک کیا تو کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس تھا، پھر ہماری قسمت ایسی ہے کہ عنایت صاحب جو ہیں، اس دفعہ اس سائڈ پہ بیٹھے ہوئے ہیں تو چونکہ بس وہ ساری انفارمیشن ان کے پاس بھی ہوتی ہے تو انہوں نے پھر اگلے دن کہا کہ نہیں جب وہ لوکل گورنمنٹ منسٹر تھے تو چونکہ پی ڈی اے ان کے Under ہے تو بقول ان کے انہوں نے کہا تھا کہ یہ پی ڈی

اے جو مین روڈز ہوتے ہیں، ان کی Maintenance یا Drainage کی Maintenance جو ہے، وہ پی ڈی اے کرتی ہے، تو ان کی اس بات کو Honour کرتے ہوئے پھر میں نے یہاں سے ایشورنس دلائی تھی کہ ہم اس مسئلے کو حل کریں گے اور حل بھی ہونا چاہیئے، کوئی اتنا وہ نہیں ہے۔ تو سر! میں آج نلوٹھا صاحب سے اور ہاؤس سے یہ بھی Promise کرتا ہوں کہ اگر کل اجلاس ہوا یا جب بھی ہوا تو Next جب میں اٹھوں گا تو میں آپ کو بالکل یہ بتاؤں گا کہ ہم نے کیا Steps لئے ہیں اور اس مسئلے کا ہم نے کیا حل نکال لیا ہے؟ تو سر! یہ دونوں آنریبل ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ Next میں یہاں اٹھوں گا تو میں آپ کو جواب ضرور دوں گا کہ کیا ہم نے کیا ہے اس ایشورنس پہ بھی جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 05, Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 287, in the House.

وزیر قانون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! یہاں پہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو اٹھانے سے پہلے ایک بات میں کلیئر کر رہا ہوں کہ یہاں پر جتنے بھی اپوزیشن ممبرز، ٹریژری ممبرز ہیں تو وہ جب کوئی ایشو اٹھاتے ہیں تو سر! یہ نہیں ہے کہ آج میں گورنمنٹ منسٹر کے طور پر ہاؤس میں موجود ہوں، میں بھی Last tenure میں اسی سائڈ پہ تھا اور میں نے سارا Tenure جو ہے As a private Member یہاں پر جو ہمارے سینیئر دوست تھے، وہ ہیں تو ہم اکٹھے ہی تھے۔ تو میرا مقصد کبھی بھی یہ نہیں ہوتا کہ کسی ممبر کو اسمبلی میں کوئی بات اٹھانے کے اوپر پابندی لگا دی جائے لیکن چونکہ میں نے ابھی پہلے بھی ذکر کیا کہ میں چونکہ پارلیمنٹری آفیئرز کو بھی دیکھتا ہوں تو سر! یہ میری ذمہ داری ہوتی ہے کہ رولز کو میں آپ کے سامنے رکھ دوں، پھر سر! آپ کی مرضی ہے اور ہاؤس کی مرضی ہے، لیکن بہر حال چونکہ اپوزیشن لیڈر جو ہیں یا اپوزیشن کے دوسرے جو ہمارے پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، وہ بھی ہمیں اکثر یہی کہتے ہیں کہ اس کو آپ نے Follow کرنا ہے، یہ جو گرین بک ہے، تو سر! میرا فرض ہے، میں ایک بات آپ کے سامنے رکھوں گا پھر آپ Decide کریں۔ سر! یہ کال اٹینشن کے بارے میں میں نے Basically بات کرنی تھی کہ سر! رولز میں یہ ہے کہ دو کال اٹینشنز سے زیادہ کسی بھی ایک Sitting میں ایجنڈا کے اوپر نہیں آ سکتے، سر! یہ Rule ہے: **"52-E. Restriction on raising matters.-** Not more than two such matters shall be raised at the same sitting." تو سر! آج بھی اور کل

بھی اس طرح تھا کہ دو سے زیادہ تھے تو سر! میرا صرف یہ مقصد ہے کہ میں Rule پیش کر دوں باقی سر! ہاؤس کی مرضی ہے، آپ کی مرضی ہے جس طرح آپ اس کو چلانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بالکل اس Rule کا ہمیں علم ہے لیکن آنریبل ممبرز آتے ہیں اور ان کے احترام میں ہمیں پھر وہ کال اٹینشن لینا پڑتا ہے، اب آئندہ کے بعد اس Rule پہ ہم سختی سے عمل کریں گے اور جو کال اٹینشنز Queue میں لگے ہوئے ہیں، اسی طرح آئیں گے۔ اس کے علاوہ جو کوئی Burning issue ہو، وہ کوئی بھی آنریبل ممبر پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھالے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں یہ پڑھ کر سناتا ہوں، Let me readout the rule, let me readout the rule. Procedure regarding Call Attention Notice-----

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر ہاؤس لینا چاہے نا تو اس Rule کو Suspend کر کے پھر پانچ بھی لے لیں گے۔

جناب عنایت اللہ: نہیں نہیں، Let me readout the rule, let me readout the rule 52-A. "A Member may with the previous permission of the Speaker, call the attention of a Minister to any matter of urgent public importance and the Minister may make a brief statement or ask for time to make a statement during the same or next sitting. "Provided that no Member shall give سنیں! سپیکر صاحب! آگے Provided more than two such notices for any one sitting"، ایک ممبر کے دو کال اٹینشنز نوٹسز نہیں لینے چاہئیں اس کا مطلب یعنی ایک ممبر کے دو کال اٹینشنز نوٹسز نہیں لینے چاہئیں، یہ Rule کہتا ہے، پھر 52-B کے اندر کوئی بھی یہ ذکر نہیں ہے-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں یہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے کیونکہ ہمیشہ ہمارے، مطلب ملک میں ایک Trend بھی ہے کہ Politicians یا جو Legislators ہیں، ان کے بارے میں، تو سر! یہ دیکھیں سر! اچھی بات ہے کہ کوالٹی ڈیبیٹ ہو رہی ہے ان Rules کے اوپر، خوش آئند بات تو پہلے یہ ہے-----

جناب سپیکر: لیکن آج اس ڈیبیٹ کا دن نہیں ہے، آپ اس کے لئے باقاعدہ موشن لے آئیں۔

وزیر قانون: سر! میں تھوڑا Explain کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن تو ہم اس کو بحث میں شامل کر لیں گے۔

وزیر قانون: سر! اس میں جو عنایت صاحب Quote کر رہے ہیں، وہ الگ بات ہے اور یہ جو 52-B ہے-----

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے۔

وزیر قانون: سر! یہ الگ ہے۔ سر! میں Explain کرتا ہوں، خیر ہے آپ سن لیں، اگر آپ کو مزہ نہیں آیا، اس کے بعد آپ (قہقہے/تالیاں) سر! یہ انہوں نے جو کہا ہے کہ Provided, provided، بیٹنی صاحب! سن لیں نا۔ سر! یہ لکھا ہے کہ Provided، سر! عنایت صاحب اشارہ کر رہے ہیں جس Rule کے اوپر، وہ 52-A ہے، اس میں ہے، "Provided that no Member shall give more than two such notices"، یعنی یہ ممبر کے بارے میں ہے کہ ایک ممبر دو سے زیادہ نوٹسز نہیں دے سکتا، یہ بات الگ ہو گئی جی۔ یہ 52-E جو ہے "Restriction on raising matters"، اس میں ممبر کا ذکر نہیں ہے، اس میں لکھا ہے، "Not more than two such matters shall be raised at the same sitting"، یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ ایک ممبر دو سے زیادہ نہیں کر سکتا یا دو سے زیادہ کر سکتا ہے، وہ بڑا کلیئر ہے کہ دو Matters جو ہیں Raise نہیں ہو سکتے بہر حال آپ دیکھ لیں، رولنگ آپ ہی دے سکتے ہیں، اتھارٹی آپ کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ Detailed debate کریں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Ji, Jamshed Khan, MPA, please move.

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ کال اٹینشن نوٹس 287۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تقریباً تمام کیڈر کے اساتذہ کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے-----

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب کو بلائیں۔

جناب جمشید خان: سر! میرے خیال میں وہ باہر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر آرہے ہیں، آرہے ہیں۔

جناب جمشید خان: جو کہ قابل ستائش بات ہے لیکن اسی طرح عربی ٹیچر، اے ٹی کو بھی اپ گریڈیشن کے مواقع ملنے چاہئیں اور انہیں بھی اپ گریڈ کیا جانا چاہیئے، حکومت نے اس مد میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! تقریباً ټول استاذان چې په هغې کښې پی ایس ټی، پی ای ټی، سی ټی، ټی ټی او ډی ایم وغیره دا ټول اپ ګریډ شوی دی، ډیره ښه خبره ده، استاذان د قوم معماران دی خو صرف اے ټی ټیچرز او ایس ایس ټی ټیچرز د اپ ګریډیشن نه پاتې شوی دی نو This is my humble submission to upgrade the AT teachers as well like other teachers.

<u>جناب سپیکر</u>: ایجوکیشن منسٹر اپلیز۔

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جی جناب سپیکر! چونکہ ایجنڈے پہ نہیں تھا، ابھی مجھے ملا اور اس کا ابھی Reply آجائے گا، میں آپ کو پھر اس کا Reply دیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب! اپنے ڈیپارٹمنٹ سے چیک ضرور کریں کیونکہ یہ ایجنڈے پہ ہے اور یہ گیا ہو گا ادھر تو انہوں نے شاید، دوسری لے لیتے ہیں، یہ چیک کرلیں آپ اس کو۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ms: Nighat Orakzai, MPA, to move her call attention notice No. 297, in the House. Ms: Nighat Orakzai Sahiba.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے صحت کی توجہ ایک اہم کی مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صوبے کے دارالخلافہ پشاور کے تمام بڑے ہسپتالوں میں ناکارہ مشینوں اور غیر تربیت یافتہ عملے کی وجہ سے ٹیسٹوں کے ریزلٹ غلط دیئے جارہے ہیں جن سے نہ صرف مریض متاثر ہوتے ہیں بلکہ ان کے مرض میں اضافے کا سبب بنتے ہیں اور لواحقین کو مزید مالی و جانی نقصانات کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے، لہذا اس کے تدارک کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب! میں اس میں تھوڑا سا آپ کو بریف کرنا چاہوں گی، اس ہاؤس کو بریف کرنا چاہوں گی کہ جتنے بھی ہاسپٹلز ہیں، چاہے وہ نجی ہاسپٹلز ہیں چاہے وہ گورنمنٹ کے ہاسپٹلز ہیں، وہاں پہ سی ٹی سکین اور ایم آر آئی اور جو ٹیسٹس ہیں، جو بلڈ ٹیسٹس ہوتے ہیں، وہ ہمشہ مریض کو کہا جاتا ہے کہ آپ باہر سے جاکر کرواکرلے آئیں کیونکہ ہماری مشینیں خراب ہیں اور وہ In order نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ایک باقاعدہ مافیا بنا ہوا ہے، چاہے وہ نجی ہسپتال کا ہے چاہے وہ سرکاری ہسپتال کا ہے، جب وہ لوگ باہر جاتے ہیں اور انہی لوگوں نے وہ مشینیں باہر لگوائی ہیں، اگر منسٹر یہاں پہ موجود ہوتے، چونکہ میں آٹھ مہینوں سے یہ سوچ رہی تھی کہ شاید کچھ بہتری آجائے لیکن اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے، میں اپنی بات کروں گی، باقی مریضوں کا تو چھوڑیں، حال میں اپنی بیٹی کو لے کر گئی، اس کا غلط Diagnosis

ہوا، پھر کلثوم ہاسپیٹل میں اس کو ایڈمٹ کیا گیا اور اس کا Diagnosis وہاں پر ٹھیک ہوا۔ اسی طرح میرا بھائی پچھلے ایک مہینے سے موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے کیونکہ ہاسپیٹل نے اس کو غلط Diagnosis کیا، اس کو یہی بتاتے رہے کہ اس کے معدے کا مسئلہ ہے، بیچ میں اس کے ہارٹ کا بھی مسئلہ تھا، اس کے پھیپڑوں میں بھی پانی تھا جناب سپیکر صاحب! جاکر پھر کلثوم ہاسپیٹل میں اس کو ایڈمٹ کروایا اور آج وہ اس حالت میں ہے کہ وہ بول سکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر ہم جیسے لوگوں کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے جو کہ پیسے لگاتے ہیں، اسی طرح بعض غریب لوگ جو نجی ہسپتالوں میں جاتے ہیں، سرکاری ہسپتالوں میں بھی جاتے ہیں جناب عالی! اب یہ ہسپتال موت کے کنویں بن چکے ہیں، یہ قصابوں کی دکانیں بن چکی ہیں، یہاں پر لوگ اپنی جو مشینری ہے، وہ باہر رکھ کر اور اندر جو کہتے ہیں کہ وہ مشینری خراب ہے اور باہر سے جاکر آپ وہ ٹیسٹ مہنگے داموں کروائیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں کیونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: متوجہ ہوں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، یہ غریبوں کا مسئلہ ہے، یہ تمام صوبے کا مسئلہ ہے اور اگر آپ کہیں بھی کسی بھی وقت اگر آپ خود جاکر کسی جگہ پر بھی چھاپہ ماریں ایک عام حیثیت سے، ایک عام آدمی کی طرح تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ تمام صوبے کے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پوائنٹ آگیا، زبردست پوائنٹ ہے، Who will respond? Law Minister, to respond please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! واقعی یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، چونکہ یہ جو ہیلتھ کیئر کا جتنا بھی سسٹم ہوتا ہے تو یہ Depend کرتا ہے تشخیص کے اوپر، تو اگر Diagnosis ٹھیک نہیں ہوگا تو میرے خیال میں اگر مرض کی تشخیص صحیح طریقے سے نہیں ہوگی، تو کس طرح پتہ چلے گا کہ مرض کیا ہے اور اس کے لئے پھر کیا Treatment یا کیا علاج ہے؟ اور ہم سب کے گھروں میں ہم سب کو Face کرنا پڑتا ہے کیونکہ انسان سب اسی طرح ہی ہوتے ہیں، بیمار بھی ہو جاتے ہیں جس طرح نگہت بی بی نے اپنا ایک پرسنل وہ بیان کیا کہ پرابلم تھا، پھر کلثوم ہسپتال لے جانا پڑا۔ پچھلے دنوں میرے گھر میں بھی والد صاحب کو We had some treatment as well، تو سر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ سب کو Affect کرتا ہے، یہ اس کو نہیں دیکھتا کہ آپ ممبر ہیں یا منسٹر ہیں یا گورنمنٹ سرونٹ ہیں یا

کوئی ٹریڈ مین ہیں یا بزنس مین ہیں، سب کے اوپر یہ آ سکتا ہے۔ تو یہ بڑا اہم ایشو ہے سر، میں نے ان کو، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل سیکرٹری یہاں پہ موجود ہیں، میں نے ان کو بلایا ہے، وہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنا، چونکہ کال اٹینشن پر ڈیٹیل اتنی آ نہیں سکتی لیکن سردست انہوں نے جو انفارمیشن منگوالی ہے، تو اس کے مطابق تو اس وقت مشینری ساری ٹھیک ہے، میں نے Personally بھی رابطے کئے کچھ لوگوں کے ساتھ، تو کہیں آج مجھے ایک میرے سٹاف کے بندے نے مجھے بتایا کہ آج وہ گیا ہوا تھا ایل آر ایچ میں تو وہاں پر کوئی Kit موجود نہیں تھا جس سے وہ ٹیسٹ ہو سکیں، تو یہ بات ان کی درست ہے کہ کئی جگہوں پر خامیاں ہیں، تو مشینری ٹھیک ہے، نمبر ون، جہاں پر Kits کی کمی ہے یا ان چیزوں کی کمی ہے تو سیکرٹری ہیلتھ کو ڈائریکٹ ہم نے کر دیا ہے کہ ان چیزوں کو آپ پورا کریں کیونکہ اگر یہ نہیں ہوں گی تو پھر ٹیسٹ کس طرح ہوں گے؟ اس کے علاوہ جی جو عملہ ہے، وہ کوالیفائڈ ہے، وہ وہاں پر موجود ہوتا ہے، اس میں کوئی اس طرح کی خامی نہیں ہے لیکن سر! میں پھر بھی یہ ڈائریکشنز تو چلے گئے ہیں کہ یہ چیزیں جو کم ہیں، آپ اس کو پورا کرلیں۔ دوسرا، میری نگہت بی بی سے بھی ریکویسٹ ہے، آنریبل جتنے بھی ممبرز ہیں، سب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر ان کو کوئی Specific, particular جگہ پر پتہ ہے کہ فلاں ہسپتال میں فلاں مشین خراب ہے یا فلاں ہسپتال میں فلاں مشین کے اوپر کوالیفائڈ بندہ تعینات نہیں ہے تو Kindly آپ مجھے بتائیں، مجھے In writing دے دیں اپنے دستخط کے ساتھ، میں اس کو ضرور Follow کروں گا اور وہاں پر ہم ضرور ایکشن بھی لیں گے اور Deficiency کو پورا بھی کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! ان کی اس بات سے میں مطمئن تو ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا جواب دیا لیکن جناب سپیکر صاحب! میں نے پہلے بھی ایک پوائنٹ آف آرڈر پر، پوائنٹ آف آرڈر پہ نہیں بلکہ میری ایڈجرنمنٹ موشن موجود ہے کہ جس میں میرے فلور پر وہ ایڈجرنمنٹ موشن آئے بغیر، میں نے یہ لکھا اس میں کہ تمام جو غیر کوالیفائڈ اور اس کی بات ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب! جو کوالیفائڈ لوگ ہیں، وہ موبائل، سمارٹ موبائل استعمال کرتے ہیں جس میں وہ گیمز کرتے ہیں، جس میں وہ فلمیں دیکھتے ہیں اور مریض تڑپ رہا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! کلیئر آرڈر کے باوجود کہ میں منسٹر ہیلتھ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن آنے سے پہلے ہدایات جاری کر دیں لیکن

ڈاکٹروں نے کہا کہ ہم تو اس کو نہیں مانتے ہیں۔ ابھی بھی آپ کسی بھی ہاسپیٹل میں رات کو چلے جائیں، جتنے بھی ڈاکٹرز ہوتے ہیں، جتنی بھی نرسیں ہوتی ہیں، وہ سمارٹ موبائل پر گیمز کھیل رہے ہوتے ہیں یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں یا Chat کر رہے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا، ان کو عام ایک Nokia کا موبائل وہ لیں، اگر ایمر جنسی کال آتی ہے تو اس پر بات کریں ورنہ تو یہ ڈرامے دیکھتے دیکھتے مریض جو ہیں وہ اپنے جانوں سے چلے جائیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Khushdil Khan Advocate, to please move his call attention notice No. 302, in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ پہلے والے کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، وہ جواب دے دیں ان کے پہلے جو، خوشدل خان! آپ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر ایجوکیشن۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی جناب سپیکر! اس میں ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جو جواب آیا ہے، وہ یہ ہے کہ شروع میں اے ٹی کو سکیل سات میں بھرتی کیا جاتا تھا اور اس کے بعد اس کو گریڈ نو اور بعد میں گریڈ پندرہ تک اس کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، آج کل ان کو گریڈ پندرہ میں بھرتی کیا جاتا ہے، جو آج کل بھرتیاں ہو رہی ہیں، وہ گریڈ پندرہ میں ان کی ہو رہی ہیں اور بعد ازاں ان کی گریڈ سولہ پر ترقی کر دی جاتی ہے، لہذا اے ٹی اساتذہ پہلے سے اپ گریڈ ہیں سر۔

جناب سپیکر: جی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: کوم چې نوی بهرتی شوی دی نوی، هغه پندره سکیل ته تاسو ولې نه اپ ګریډ کوئ، ټول اپ ګریډ شوی دی ټول، نو دوئ ولې، ګوره د قرآن سبق بنائی، د دین تعلیم ورکوی، عربی بنائی، پکار دا ده چې تاسو د هغوی احساس محرومی ختمه کړئ یا سټینډنګ کمیټی ته ئې خیر دے ریفر کړئ، هلته به پرې په ډیټیل کښې ډسکشن او کړو۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! اے ٹی کی جو پوسٹ ہے، وہ Already پندرہ گریڈ ہے اور جو بھرتیاں ہو رہی ہیں، وہ پندرہ گریڈ میں ہی ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: پندرہ میں ہی ہو رہی ہیں؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی۔

جناب سپیکر: پھر تو بات ختم ہو گئی۔

جناب جمشید خان: صحیح دہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Khushdil Khan Advocate, to please move his call attention notice No. 302, in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سپیکر صاحب! لیکن پہلے یہ کہ آج ہونا چاہیئے تھا کہ وزیر صحت موجود ہوتے کیونکہ کال اٹینشن دو بھی تھے اور یہ بہت اہم سبجیکٹ ہے لیکن بد قسمتی سے وہ بہت کم آیا کرتے ہیں، پتہ نہیں کہ اور کوئی روزگار کر رہے ہیں یا کہیں اور کام کر رہے ہیں؟

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بروز ہفتہ 30 مارچ 2019 بوقت بارہ بجے عوام کی شکایت پر میں نے گورنمنٹ ٹائپ ڈی ہسپتال بڈھ بیر کا اچانک دورہ کیا، معلوم ہوا کہ تمام ڈاکٹران صاحبان غیر حاضر تھے، پیرا میڈیکل سٹاف بھی موجود نہ پایا، صرف چند کلاس فور موجود تھے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہاں کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ دو ماہ پہلے ٹرانسفر ہو چکا ہے اور اس کی جگہ پر ڈاکٹر عبدالرحمان بی پی ایس سترہ، بطور انچارج کام کر رہا ہے۔ مزید یہ کہ ڈی ایم ایس، بی پی ایس اٹھارہ اور سی ایم او بی پی ایس اٹھارہ کی سینیئر ڈاکٹروں کی آسامیاں بھی عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں۔ اس طرح دیگر سٹاف کی آسامیاں بھی خالی ہیں اور بعض ملازمین یہاں سے Detailment پر ڈی ایچ او یا دوسری جگہوں پر کام کر رہے ہیں لیکن تنخواہ یہاں سے لیتے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس ہسپتال کو 2008 میں ڈی ٹائپ کا درجہ دیا جا چکا ہے اور اس کی تعمیر پر 279.880 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے لیکن سٹاف نہ ہونے یا عدم دلچسپی کی وجہ سے مریضوں کا علاج نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہاں کے عوام اور بالخصوص بیماران کو کافی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہے، لہذا وزیر صاحب وضاحت کریں کہ اس کے متعلق کب تک ایکشن لیں گے اور اس کے بہتری کے لئے کیا اقدام کریں گے۔

جناب سپیکر صاحب! اس کو ہم نے اپنے وقت میں ڈی ٹائپ کیا تھا اور اس پر کافی رقم خرچ ہوئی ہے لیکن ابھی اس سے سر! میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پی پی ایس انیس ٹرانسفر ہو چکا ہے دو مہینے پہلے اور اس کی جگہ پر جو آرڈر میں نے یہاں Attach کیا ہے اور مجھے مل گیا ہے، یہ آرڈر ہے:

'Office Order': "Mr. Abd-ur-Rehman, Medical Officer BPS-17, Category-D Hospital Badhaber, Peshawar is hereby allowed to work as acting Medical Superintendent, Category-D Hospital

Badhaber, Peshawar with immediate effect." This order was issued on 24-01-2019.

پہلے آپ یہ اندازہ لگائیں کہ Nineteen کی پوسٹ پر آپ ایک میڈیکل آفیسر جونیئر موسٹ کو آپ لگاتے ہیں تو ان کی کیا ڈسپلن ہو گی اور یہ ہو بھی نہیں سکتا، It is irregular and illegal practice تو یہ اس پر ایکشن، دوسرا سر! آپ دیکھ لیں، یہاں پر میں نے نوٹ کیا ہے، ڈی ایم ایس کی پوسٹ خالی ہے، Pediatrician کی پوسٹ خالی ہے، BPS-19 کی جو ہیں وہاں پر دو پوسٹیں ہیں، تین کام کر رہے ہیں، ایک سرپلس ہے، ابھی اندازہ لگائیں Irregularity کا، اب دو کی ضرورت ہے، وہاں پر تین کام کر رہے ہیں کیونکہ کہیں اور ان کا ٹرانسفر ہوا ہو گا، وہ یہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح اب میڈیکل آفیسرز جو ہیں BPS-17 کے، وہ چار ہیں، دو زیادہ ہیں وہاں پر، چارج نرس کو دیکھ لیں سر، وہ چھ ہیں، یہاں پر سات کام کر رہے ہیں، سرپلس ہیں، سرجیکل ہے، کلینکل ہے، یہ وہاں پر دو پوسٹیں Vacant ہیں۔ سر! آپ کا میں کیا ٹائم لوں گا، یہ سارے، اور اس میں آپ اندازہ لگائیں کہ ایک چوکیدار وزیر صاحب کے بنگلے میں کام کر رہا ہے، یہاں پر لکھا گیا ہے اور یہ میں نے نوٹ کیا ہے اور ساتھ میں نے ڈاکومنٹس بھی لگائی ہیں، یہ سر! میں نے لگائی ہیں، This was issued on 10-01-2019, Chokidar BS-3, four, one with Minister، تو یہ مطلب ہے کونسے پاکستان کا نام میں اس کو دے دوں کہ وہ ایک چوکیدار ہے اور وہ منسٹر کے ساتھ کام کرے، بڑے افسوس کی بات ہے، بہت زیادہ افسوس کی بات ہے، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جلد از جلد اس کو سٹاف بھیجا جائے، وہاں پر جو میڈیکل اور جو Irregularities ہیں، ان کو ختم کیا جائے۔ سر! آپ اندازہ لگائیں، یہ لیٹرز اب مجھے ملے ہیں، Absent report of Mr. Hewa Din, Naib Qasid, BPS-4 at Category-D Hospital Badhaber, Peshawar، اب جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے 29-03-2019 کو لکھا ہے کہ یہ For last two months, he remained absent، تو ابھی تک انہوں نے کوئی ایکشن ہی نہیں لیا، یہ دوسرا لیٹر بھی سر، ڈی ایچ او کو ہے، 01-04-2019 کو لکھا گیا ہے، Absence report of Mr. Junaid Habib, Storekeeper, BPS-18 at Catagary-D Hospital، یہ بھی چھ مہینے سے غیر حاضر ہے، ابھی پوچھنا یہ ہے کہ ہم کس سے پوچھیں؟ منسٹر صاحب ہیں نہیں، یہ لاء منسٹر صاحب نے ساری ذمہ داری اپنے سر پر لی ہے، تو اگر وہ ہمیں ایشورنس بھی دے دیں تو اس پر Implementation نہیں ہوتی، اس پر Execution مطلب ہے وہ

نہیں ہوتی، تو اس کا مطلب کیا ہے سر؟ اس میں تو یہ حال ہے۔ اسی طرح وارڈ اٹنڈنٹ نہیں ہے تو سر، ایک طرف اس پر ہم نے کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں اور جس مقصد کے لئے تعمیر کیا ہے، اگر وہ مقصد نہیں مل رہا ہے تو اس کا کیا مقصد ہے؟ تو اگر مجھے کوئی موزوں Reply کر لیں کہ کب تک یہ Irregularities ختم ہو جائیں گی۔

Mr. Speaker: Law Minister! Respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! یہ بھی ہیلتھ سے Related آنریبل خوشدل خان صاحب نے بڑا اہم ایشو اٹھایا ہے، ان کے حلقے میں بھی ہے اور میں نے ویڈیو کلپ بھی دیکھی تھی، جب یہ گئے تھے ادھر دورے پر تو فیس بک پر انہوں نے ایک ویڈیو کلپ کے ذریعے بھی یہ ایشو اٹھایا تھا، وہ بھی میں نے دیکھی تھی، اس وقت بھی مجھے افسوس ہوا تھا کہ اگر ان کے حلقے میں ہے اور میرے خیال میں انہوں نے جب وہ یہاں پر ڈپٹی سپیکر تھے تو اس وقت انہوں نے یہ تعمیر کروایا تھا اور یہاں پر ایک Facility ہے، عوام کے لئے Facility ہے، ایک اچھا کام انہوں نے کیا ہے لیکن یہ جس طرح انہوں نے بات کی ہے تو سر! یہ بڑا، مطلب اگر کہیں پر اس طرح کی خامیاں ہیں تو یہ تو سر، میرے خیال میں قابل برداشت بالکل نہیں ہے حکومت کے لئے، لیکن Specific میں ان کا یہ جو ٹائپ ڈی ہاسپیٹل ہے بڈھ بیر کا، اس کے بارے میں سر، میں بتا دیتا ہوں کہ اس میں سر 66 جو ہیں، یعنی Sixty six یہ منظور شدہ جو آسامیاں ہیں، یہ Sixty six ہیں اس میں، دوسرا یہ ہے سر! کہ اس وقت اس میں باقی تمام پوسٹیں Fillup ہیں بغیر آٹھ آسامیوں کے، اور ان آٹھ آسامیوں میں ایک جو خوشدل خان Specially اور میرے خیال میں وہ سب سے اہم پوسٹ بھی ہے جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی پوسٹ ہے، تو وہ بھی خالی ہے کیونکہ اگر اور پوسٹ خالی ہوں بھی تو پھر بھی ہسپتال یا کوئی ادارہ چل جاتا ہے لیکن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جو ہے، Obviously ان کی بات درست ہے کہ وہ پوسٹ اگر خالی ہے تو اس میں آٹھ آسامیاں سر، خالی ہیں، سر! یہ انسٹرکشنز، چونکہ یہ ایشو انہوں نے اٹھایا تھا اور محکمہ صحت نے اس کا نوٹس بھی لیا ہوا ہے۔ ایک تو سر! ان کے دورے کے بعد، جس طرح ہم بار بار فلور آف دی ہاؤس پر کہتے ہیں کہ اگر وہ اپوزیشن کا بھی ممبر ہو تو اس کا حلقہ ہے، اس کو لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں، اس کے اوپر اعتماد کیا گیا ہے، تو یہ سر! جب انہوں نے دورہ کیا اور ان Deficiencies کو انہوں نے اٹھایا تو اس روشنی میں سر! ایک انکوائری آفیسر اپوائنٹ ہوا ہے اور اس انکوائری آرڈر کو میں پڑھتا ہوں، اس میں Specially خوشدل خان صاحب کا ذکر ہے، ان کے حلقے کے لوگوں کو بھی پتہ ہونا چاہیئے، میڈیا کے دوست بھی بیٹھے ہیں کہ وہ

اگر کوئی ایشو اٹھارہے ہیں تو حکومت اس کو سنجیدگی سے لے رہی ہے، سر! وہ یہ آرڈر ہے یکم اپریل 2019 کااور وہ یہ ہے:

"Dr. Niaz Muhammad Deputy District Health Officer, Town-IV, is hereby nominated as inquiry officer to conduct the detailed inquiry regarding visit of Mr. Khushdil Khan, Member of the Provincial Assembly, Government of Khyber Pakhtunkwa, and an absent staff during his visit to Category-D Hospital Badhaber on 30-03-2019."

تو سر! ایک تو یہ نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے، انکوائری اس میں بیٹھ گئی ہے، آفیسر اپوائنٹ ہو گیا ہے اور Specially اس میں ذکر ہے خوشدل خان صاحب کے وزٹ کا، دوسرا سر! ایک ایشو انہوں نے جو Detailment کا اٹھایا ہے کہ وہاں پر کچھ سٹاف جو ہے، وہ Detailment پہ کہیں اور جگہ پر کام کر رہا ہے ، تو سر! دو جو ہمارے Notice میں آئے تھے، اس وقت تک میں نوٹ کر لیتا ہوں، اگر ان کے پاس اور بھی لوگ ہیں لیکن دو لوگ جو تھے، ایک سٹور کیپر اور ایک نائب قاصد جو Detailment پہ کام کر رہے تھے تو آرڈرز ان کے ہو گئے ہیں، ان کو اپنی اوریجنل پوسٹ پہ Revert کر دیا گیا ہے اور سر! دونوں کے آفس آرڈرز میرے پاس موجود ہیں، ایک 22 فروری کا ہے اور دوسرا 7 مارچ کا ہے، تو سر! اس میں انہوں نے یہ آرڈرز کر دیئے ہیں، یہ سٹور کیپر اور یہ نائب قاصد بھی Revert ہو گئے ہیں اور باقی سر! یہ انکوائری ابھی شروع ہو گئی ہے، اس کو ہم نے سیریس لیا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے Inquiry initiate کر دی ہے، میری ریکویسٹ سر! یہ ہے کہ ہمارا مقصد ایک ہی ہے، حکومت کا مقصد ہے کہ یہ ہسپتال اور دیگر ہاسپٹلز چل جائیں، یہ اپنا کام کریں، لوگوں کو یہاں پر Health Care facilities مہیا ہوں، تو اگر خوشدل خان صاحب نے اپنے دور میں اچھا کام کیا ہے، ایک ہاسپٹل قائم کیا ہے اپنے حلقے میں تو اس کو بھی Appreciate کرنا چاہیئے اور اس ہسپتال کو چلنا چاہیئے، حکومت کی پالیسی ہے، باقی سر! خوشدل خان صاحب کی بھی کوئی ذاتی اس میں کوئی مجھے، میں ان کو جانتا ہوں، وہ بڑے کام کرنے والے ہیں، وہ بہت Honest ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔

<u>وزیر قانون</u>: وہ نہیں ہے سر، تو سر! ریکویسٹ آخری یہی تھی کہ یہ انکوائری شروع ہے، اس دوران جو بھی چیزیں آپ کے سامنے ہیں، چونکہ آپ کا حلقہ ہے، آپ کا ہسپتال ہے تو آپ ہمارے Notice میں لاتے

جائیں، ان چیزوں کو ہم ان شاء اللہ ٹھیک کر کے جب ہم ان کو دیں گے تب یہ ایک دن یہاں پر اٹھیں گے اور کہیں گے کہ ہسپتال آپ نے چلا دیا، ریکویسٹ یہی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 304, in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہو گئی ہے نا بات، آپ کا پوائنٹ بھی آ گیا جواب بھی آ گیا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں جی، پورا جواب نہیں آیا جی۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کو ٹرانسفر لیٹر بھی بتا رہے ہیں۔ جی، خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں جی، یہ ایسی بات تو نہیں ہے کہ ہم اتنی تکلیف کرتے ہیں، ہم اتنی محنت کرتے ہیں اور وہ جواب بھی نہیں دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کال اٹینشن میں دو گھنٹے بھی نہیں ہوتے، ایسا نہیں ہوتا، To the point بات کریں، آپ چلیں کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ سر! جس طرح آپ نے کہا کہ انکوائری ہو رہی ہے، مجھے انکوائری پر یہ Objection ہے، چاہیئے یہ تھا کہ پھر مجھے بھی آپ اس کی ایک کاپی دے دیتے، اس میں مطلب ہے 01/04 کو آپ نے یہ لیٹر اس کو حوالے کیا ہے، چاہیئے تھا کہ اس کی ایک کاپی Forwarded to the concerned MPA تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کیونکہ یہ جس آفیسر کو ملی ہے، وہ جونیئر ہے To the senior one، تو قانون میں، رولز میں جونیئر آفیسر انکوائری کر نہیں سکتا سینیئر آفیسر کا، دوسری بات یہ ہے کہ پہلے تو آپ پوسٹنگ تو کر لیں نا، ہمیں تو ایم ایس دے دیں نا، Eighteen کی پوسٹ ہے، آپ نے تو مجھے جونیئر سٹور کیپر دے دیا، آپ نے مجھے نائب قاصد دے دیا جو اتھارٹی ہے، وہ آپ مجھے نہیں دے رہے ہیں جو کنٹرول کرتے ہیں، جو Controlling authority ہے، آپ سپیکر صاحب! یہاں پر نہ ہو، ڈپٹی سپیکر صاحب نہ ہو تو کون چلائے گا؟ پھر تو آپ مجھے پہلے آدمی بتا دیں، آج ہی آپ بتائیں (مداخلت) نہیں، آپ بھی نہیں کر سکتے، آپ نے جمعہ کو کچھ بھی نہیں کیا، ایسے مطلب ہے Revert کر لیا، بات یہ ہے کہ آپ ابھی سیکرٹری کو کہہ دیں کہ مطلب کل تک مجھے ایم ایس چاہیئے کیونکہ ایم ایس نہ ہو تو پھر یہ، اور انکوائری آفیسر پر مجھے Objection ہے۔

جناب سپیکر: ان کی اس بات پہ دیکھیں بالکل وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں فوراً آرڈرز کریں ان کے لئے تاکہ ایم ایس جائے اس ہاسپٹل میں، جب کمانڈر ہی نہیں ہے ہسپتال میں، کوئی کیپٹن ہی نہیں ہے تو یہ بڑی معیوب بات ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اور انکوائری کا بھی مطلب ہے، آپ تو مجھے کاپی دے دیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں نے دونوں پوائنٹس سن لئے ہیں سر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دوسری، انکوائری جو ہے یہ ڈسٹرکٹ کا جو ہیلتھ آفیسر ہے تو آپ اس کو مقرر کرلیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ سیکرٹری کو کہہ دیں کہ وہ مجھے ٹائم دے دیں، ہم وزٹ کر لیتے ہیں، ہم نے بہت پیسہ وہاں خرچ کر لیا، بہت محنت کی، میں نے یہ اس وقت بنایا جب ہم اپنے جنازے اٹھا رہے تھے، جب گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے لیکن ہم نے اس کو بنایا ہے اور میں نے ایسا بنایا ہے کہ ان شاء اللہ قیامت تک اس پر کوئی ایسا داغ نہیں آئے گا ان شاء اللہ میں نے ایسا بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

وزیر قانون: سر! میں تینوں جو پوائنٹس ہیں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے Valid points ہیں۔

وزیر قانون: سر! ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ یہاں پر بیٹھے ہیں، میں یہیں سے ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ ایک تو خوشدل خان صاحب کو فوری کاپی فراہم کی جائے، نمبر ون۔ نمبر ٹو، سینیئر آفیسر کو لگایا جائے، ڈپٹی ڈی ایچ او پہ اگر ان کو اعتراض ہے تو کسی سینیئر آفیسر کو لگائیں۔ نمبر تھری، وزٹ ان کے لئے Arrange کریں، نوٹ کریں، ان کے ساتھ رابطہ کریں، جو ٹائم ان کے لئے Convenient ہو، ان کے لئے وزٹ Arrange کریں تاکہ یہ چلے جائیں وہاں پہ۔

جناب سپیکر: اور ایم ایس لگائیں ان کا۔

وزیر قانون: اور سر! ایم ایس کی اگر یہ خالی آسامی ابھی تک ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں ایم ایس ہے وہاں پہ۔

وزیر قانون: کسی دوسرے کو اس وقت تک سٹاف کا ایم ایس لگادیں جب یہ پر ہو جائے گی، اپنا ایم ایس آجائے گا پھر مسئلہ حل ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Thank you. Malik Badshah Saleh, MPA, to move his call attention notice No. 304, in the House. Malik Badshah Saleh, MPA, please.

ملک بادشاہ صالح: میں حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر کی تحصیل کلکوٹ میں کثیر تعداد میں دکانیں اور اخروٹ کے پرانے درخت سب ڈویژن شرینگل کے اسسٹنٹ کمشنر کے ذاتی مفاد کے خاطر مسمار کیے گئے جس کا معاوضہ بھی متاثرین کو نہیں دیا گیا، مزید یہ کہ مذکورہ اسسٹنٹ کمشنر نے شہداء پیکج کی رقم میں بھی خرد برد کی جبکہ بعد میں اس کا سارا ملبہ ایک اسسٹنٹ پر ڈال دیا گیا، لہذا حکومت اس معاملے کی مکمل تحقیقات کر کے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کرے تاکہ وہاں کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب! ہمارے سب ڈویژن شرینگل کا آفیسر تھا، اس کا نام تھا تنویر، یہ آفیسر بہت رشوت خور تھا، رشوت لیتا تھا ہمیشہ، ہم نے بہت چیخیں ماریں لیکن کسی نے نہیں سنا، اس کا حوصلہ اتنا بڑھ گیا کہ وہاں پہ انہوں نے شہداء کے جو بم بلاسٹ میں شہید ہوئے تھے، ان کے سولہ لاکھ پچاس ہزار روپے اس نے اپنے Designated account سے نکال لئے اور پھر بعد میں اس میں مختلف جرگے ہوئے اور وہ رقم میرے خیال میں 2017 میں وہ رقم واپس جمع کی گئی۔ پھر اس کا حوصلہ مزید بڑھا کہ اس نے وہاں کے بازاروں کیے دکانداروں سے پیسے منگوانا شروع کیے، پیسے لینا شروع کیے اور اس طرح ہوا کہ اس نے Per دکان پانچ لاکھ روپے طلب کرنا شروع کیے لیکن جب وہاں کے دکانداروں نے پیسے نہیں دیئے تو وہ دو سو دکانیں بلکہ اس سے بھی زیادہ مسمار کر ڈالیں، ابھی بھی پڑی ہیں لیکن اس سے بڑھ کر سر! کہ سو سالہ پرانی ایک آدمی کو میراث میں دادا سے اس کے والد کو، اس کے والد سے اس کے نواسے کو جو میراث میں آخروٹ کا ایک باغ ملا تھا، اس نے اس سے بھی پانچ لاکھ روپے طلب کرنا شروع کیے مگر جب اس نے پیسے نہیں دیئے تو اس نے وہ باغات بھی کاٹ ڈالے اور پھر یہ کہ اسے اٹھانا بھی چاہا، خود اپنے لیے لے جانا چاہتا تھا کہ میں اسے، جناب! یہ آنریبل منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کرے اور منسٹرز صاحبان خود اس میں بیٹھیں، ہمیں بھی سنیں اور ان کو بھی سنیں کہ یہ معاملہ سب کے سامنے آجائے کہ میں ایسا سیریس الزام لگا رہا ہوں، تو ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ اس میں لیت ولعل سے کام نہیں لیا جائے گا اور کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر! ملک باچا صالح صاحب میرے بھائی ہیں اور ہم ایک دوسرے کو ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ سر! یہ اصل میں جس طرح پہلے بھی میں نے ذکر کیا کہ جب بھی میں اٹھتا ہوں تو میرا مقصد یہی ہوتا ہے کہ کسی ممبر کو ریلیف مل جائے بلکہ ممبر کو ریلیف ملنا نہیں ہوتا عوام کو ریلیف مل جاتا ہے اس کے بعد، تو سر! میں اس کے اوپر چونکہ رولز کے خلاف ہے، کمیٹی میں تو نہیں جا سکتا یہ کال اٹینشن، اگر کوئسچن ہوتا تو ہم اس کو پھر بھیج سکتے تھے مگر میں چاہتا بھی ہوں تو یہ Rules Book مجھے اجازت نہیں دے رہی ہے کہ ہم اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ سر! میں یہ Suggest کرتا ہوں، یہ ایشو پہلے بھی آیا تھا لیکن میرے خیال میں اس دن باچا صالح صاحب اسمبلی میں نہیں تھے تو یہ ڈراپ ہو گیا تھا، کوئسچن کے تھرو آیا تھا یا اس طرح کی کسی اور ایڈجرنمنٹ موشن پہ، ابھی میں بھول رہا ہوں، تو سر! میں Suggest یہ کرتا ہوں کہ چونکہ اس میں Factual چیزیں Involved ہیں، یہ جو ملک باچا صالح صاحب کہہ رہے ہیں تو وہ آنریبل ایم پی اے ہیں، میں بار بار کہہ رہا ہوں یہاں پر کہ ایک اگر آنریبل ایم پی اے فلور آف دی ہاؤس پہ کوئی بات کہتا ہے تو ہم Blindly اس کو مان لیتے ہیں کیونکہ ہمارے لیے سب سے مقدس ادارہ یہی پارلیمان ہے، یہی صوبائی اسمبلی ہے، تو اس کی بات کو ہم On the face value accept کرتے ہوئے سر، میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ یہاں سے میں ڈائریکشن دے دیتا ہوں، ڈی سی اپر دیر کو ہم ڈائریکشن دے دیتے ہیں کہ اس کے بارے میں ہمیں رپورٹ بھیج دیں Friday تک وہ رپورٹ بھیج دیں، Friday تک، اگر رپورٹ میں وہ پھر مطمئن ہوئے یا اس میں کوئی ایسی چیزیں آئیں تو اس کے بعد اس کے اوپر کارروائی ہو جائے گی ورنہ سر! جس طرح وہ ٹھیک سمجھتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب!

ملک بادشاہ صالح: اس طرح ہوا کہ پہلے میں نے ایک کوئسچن بھی اس پہ Put کیا، پھر نمبر نہیں آیا یہاں پہ، جب اسمبلی میں پیش ہو رہا تھا تو پھر اس طرح ہوا کہ پھر مجھے یہ جواب دیا گیا چہ یرہ اس سے ہم مطمئن ہیں اور اس کا Reply آ چکا ہے، یہ اسمبلی فلور پہ نہیں آ سکتا۔ پھر میں نے مشورہ کر کے کال اٹینشن، اس پر کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں سر جی، اس طرح Bloody لوگوں کی حمایت نہ کریں، یہ Bloody اور اس طرح کرپٹ لوگوں کی اگر ہر ایکشن میں حمایت کرتے ہیں تو یہ ان کو حوصلہ ملے گا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ بات ہمارے سلطان صاحب نے دو تین مرتبہ کہی ہے، کال اٹینشن کے Rules کے اندر کہیں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ اس کو ریفر نہیں کیا جا سکتا، کال اٹینشن کو ریفر نہیں کیا جاتا ہے، Any matter can be referred to the Committee۔ سپیکر صاحب! اس سے پہلے ہم نے کال اٹینشن نوٹسز بھی ریفر کیے ہوئے ہیں، اس لئے Rules کو Quote کر کے یہ بات تو مت کریں، باقی حکومت اپنا Decision لے لے لیکن Rules کے اندر کوئی Bar نہیں ہے کال اٹینشن نوٹس کو، Any matter کو کمیٹی کے اندر ریفر کرنے پر۔

وزیر قانون: سر! اگر میں Explain کر دوں، سر! پلیز۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! اس میں بڑا Clearly لکھا ہوا ہے، کال اٹینشن کا جو Rule ہے 52-A، اس میں اس کا پروسیجر لکھا گیا ہے کہ کال اٹینشن میں کیا پروسیجر ہوتا ہے؟ "A Member may with the previous permission of the Speaker, call the attention of a Minister to any matter of urgent public importance and the Minister may make a brief statement or ask for time"، اس میں یہ بھی ہے سر، ہم تو ٹائم بھی نہیں مانگتے، ہم تو فوراً کہہ دیتے ہیں، "Ask for time to make a statement during the same or next sitting"۔ بس سر! اس کال اٹینشن میں یہی ہے تو سر! اس میں منسٹر جواب دے سکتا ہے، Statement دے سکتا ہے، زیادہ سے زیادہ اس کے آگے کارروائی نہیں ہے بلکہ آگے سر! لکھا ہے "No debate on the statement"، اس پہ تو ڈیبیٹ بھی نہیں ہو سکتی۔ تو سر! میری گزارش یہی ہے، میں Technicalities میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن کال اٹینشن کا جو Mandate ہے، وہ یہیں تک ہے کہ آپ ڈیٹیل میں نہیں جا سکتے، منسٹر Statement دے دیتا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister Sahib! This matter is very important.

وزیر قانون: سر! پھر ہاؤس Suggest کرے، ہاؤس Suggest کرے۔

جناب سپیکر: جیسے انہوں نے کہا ہے، ملک صاحب نے، اس کا کوئی تو آپ طریقہ نکالیں، کوئی انکوائری کریں اس بات کی کہ کیسے دو سو دکانیں مسمار ہو گئیں، پیسے نہ دینے کی وجہ سے کیسے آخروٹ کا باغ کاٹ دیا گیا یا کون ایسا آفیسر ہے کہ جس نے یہ ساری چیزیں کی ہیں؟ تو کوئی اس کا۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! میں نے تو یہ Offer بھی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے بات کر رہے ہیں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میرا بھی یہ خیال ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: 153 دا وائی چې:

"**Reference to Standing Committee,-** Except as otherwise provided in these rules, the Assembly may, on a motion made by a Minister or Member, refer to the Standing Committee any subject or matter with which it is concerned and the Standing Committee shall study such subject or matter with a view to suggest legislation or making recommendations to the Assembly."

Any matter, any matter, 153 any matter وائی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ اس کو ہم پینڈنگ رکھ لیتے ہیں، آپ انکوائری کروائیں اور انکوائری کی رپورٹ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! میں آپ کو یہی ریکویسٹ کرنے والا تھا کہ میں نے آنریبل ایم پی اے سے بھی ریکویسٹ کی ہے، میں نے تو ڈی سی کا نام بتایا کہ اگر وہ ڈی سی سے مطمئن نہیں ہیں تو یہاں پر پراونشل لیول پہ ایک آفیسر کو اپوائنٹ کر کے اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں اور اگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں جی، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم کسی بھی غلط آدمی کے ساتھ نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کو بھی آپ بھیج سکتے ہیں۔

وزیر قانون: سر! میں ان سے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کو بھی آپ بھیج سکتے ہیں۔

وزیر قانون: پی آئی ٹی کو بھیج دیں گے سر، ٹھیک ہے، سر! پی آئی ٹی کو یہ بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: ویسے بھی اس کی بہت زبردست۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: سر! میں ایم پی ایز کے سامنے کروانا چاہتا ہوں، آپ اس کے لئے کوئی سپیشل کمیٹی بنا دیں سر۔

وزیر قانون: پراونشل انسپکشن ٹیم کو بھیج دیتے ہیں سر، پراونشل انسپکشن ٹیم کی رپورٹ آجائے گی تو ہمارے پاس کوئی Material پھر ہوگا،اس کے اوپر ایکشن لینے کے لئے سر۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: سر!اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جاسکتا، یہ ایک دوسرے کو سپورٹ کررہے ہیں، مجھے پتہ ہے، پہلے سے ہی سب کچھ ہمارے سامنے ہیں۔ سر!آپ کس سے یہ توقع کررہے ہیں کہ اس طرح ہوگا، یہ کس طرح ان سے آپ یہ توقع کررہے ہیں؟

وزیر قانون: سر!پھر ایک اور Suggestion دیتاہوں سر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر قانون: سر!میں ایک اور Suggestion دیتاہوں۔ سر!یہاں پہ منسٹر یہ Rule سے ہٹ کر ہم بتارہے ہیں، بس ٹھیک ہے سر!ایک منسٹر، آنریبل ایم پی اے باچا صالح صاحب اور ان کے ساتھ ایک سینیئر پراونشل لیول کے آفیسر، ان تینوں کی ایک کمیٹی ہم نوٹیفائی کردیتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے، اس کی انکوائری کرلیں اور دیکھ لیں، اس میں جو بھی نتیجہ آتاہے جی۔

ملک بادشاہ صالح: آپ منسٹر کی جگہ ہوں گے؟

وزیر قانون: میں نہیں، مطلب جو بھی ہوگا لیکن جو بھی منسٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

ملک بادشاہ صالح: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب نے کہاہے، اس طرح کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔ اچھا جی، منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میرا مسئلہ سر، ڈائرکٹ لاء منسٹر کے ساتھ ہے، ان کے کہنے پہ میں نے ایک Matter pending رکھا تھا لیکن میرے خیال میں اس Matter کے دو کہ تین ہفتے ہوگئے ہیں، میں دوبارہ پھر ریکویسٹ کرتاہوں کہ اس کو Expedite کریں Kindly کیونکہ میرے خیال میں اگر وہ بندہ یہاں سے ٹرانسفر بھی ہوگیا تو میرا وہ جو Matter ہے، وہ پینڈنگ پڑا ہوا ہے تو پھر میرا خیال ہے اس کا کوئی ریزلٹ مجھے نہیں ملے گا۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! یہ Basically یہاں پر منور خان صاحب پریویلج موشن لانا چاہ رہے تھے ڈی سی بنوں کے خلاف، تو میں نے ان کو، چونکہ میں آگاہ تھا اس مسئلے سے، Personally مجھے پتہ تھا ان کا مسئلہ تو میں نے یہی ٹھیک سمجھا کہ ڈی سی کو ہم بلالیں اور آنریبل ایم پی اے، ہم نے ٹائم بھی رکھ لیا تھا سر، لیکن میری چند مصروفیات کی وجہ سے وہ ٹائم ہمیں Postpone کرنا پڑا، تو سر! چونکہ کل اور پرسوں اسمبلی اجلاس نہیں ہوگا تو ان دو دنوں میں ہم میٹنگ کرلیں گے، ڈی سی کو بلالیں گے، اگر پھر وہ مطمئن نہ ہوں تو بے شک پھر وہ پریویلج لے آئیں جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے، شکریہ۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی کریں آپ۔

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مجھے جی سلطان خان کی توجہ چاہیئے، جناب سپیکر! سلطان نے تقریباً ایک مہینے پہلے اسمبلی فلور پر ایک بات کی تھی کہ اگر میں نے یہ بات ایک ہفتے میں پوری نہیں کی تو اسمبلی مجھے جو بھی سزا دے، اس کے لئے میں تیار ہوں۔ میرے خیال میں آج اس کے جرگے بھی ہو گئے، باتیں بھی ہو گئیں مگر ہمیں ابھی تک رائلٹی کے، اسمبلی فلور پر جو بات کی جاتی ہے، اس کی ہم دو تین دن میں فیصلے کراتے ہیں۔ میرے خیال میں شہرام ترکئی صاحب! آپ اور ساتھ تیمور سلیم جھگڑا صاحب نے ہمارے کوہاٹ ڈویژن کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ ایک مہینے کے اندر اندر آپ لوگوں کی رائلٹی ریلیز کرائیں گے، اگر نہ کراسکے تو پھر اسمبلی جو بھی سزا دے، وہ مجھے قبول ہوگی۔ اب مجھے ذرا یہ جواب آپ دیں کہ کل بھی آپ کے ساتھ بات ہوئی تھی، جرگے میں بات ہوئی تھی، آپ نے جمعہ کا دن دیا تھا، سوموار کا دیا تھا اور وہ بات پوری نہ ہو سکی، تو ذرا پلیز آپ Committed بات کیا کریں تو ہم خوش ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! یہ جو گیس رائلٹی کا ایک مسئلہ تھا، اس کے اوپر بالکل میں نے فلور آف دی ہاؤس میاں صاحب کو ایشورنس دی تھی۔ سر! اس کے نتیجے میں ہماری میٹنگ ہوئی تھی، لیڈر آف دی اپوزیشن بھی موجود تھے اور باقی ہمارے پارلیمنٹری لیڈرز بھی تھے اپوزیشن کے، میں تھا، شہرام ترکئی صاحب تھے، جھگڑا صاحب تھے، ہم اس میں بیٹھے تھے تو سر! اس میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے، انہی ی ے ایشورنس کے تناظر میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حمایت اللہ صاحب جو ہمارے انرجی ایڈوائزر ہیں، وہ Related ہیں

اس کام سے تو وہ اور جھگڑا صاحب اور میاں صاحب تینوں بیٹھیں گے، تو سر! میں نے کل بھی میاں صاحب سے ریکویسٹ کی تھی، اصل میں سر! آپ اگر، مسٹر سپیکر! اگر آپ موقع دیں سر! اس میں یہ ہوا ہے کہ چونکہ جھگڑا صاحب این ایف سی کی جو Deliberations ہیں، تھوڑا بہت اس کی وجہ سے میٹنگ Delay ہوئی ہے لیکن آج میں اس سے پھر بات کر لیتا ہوں، ان شاء اللہ کل تک کی کوشش کر لیتے ہیں کہ آپ تینوں انرجی ایڈوائزر، آپ اور جھگڑا صاحب اکٹھے ہو جائیں اور آپ اپنی میٹنگ کر لیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، فضل شکور خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

<u>وزیر قانون</u>: ہمیں تو سر! یہی ہے، باقی سزا کی بات انہوں نے کی ہے تو یہاں پر سارے میرے دوست بیٹھے ہیں، آپ میرے لئے جو بھی سزا تجویز کرتے ہیں، میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میرے خیال میں ٹھیک ٹھاک اچھی سزا ہو گی، بری سزا نہیں ہو گی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جی، پلیز۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم! ان کے بعد آپ۔

<u>میاں نثار گل</u>: سلطان خان! سلطان صاحب! ہم آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں، آپ حقیقت میں بہت اچھے منسٹر ہیں، آپ جو بات کرتے ہیں، اس کی ہم قدر کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں اس بات کو سات مہینے ہو گئے ہیں کہ ہم فلور پر اٹھے تھے، یہ آج کی بات نہیں ہیں، آپ دیکھ لیں جب بجٹ اجلاس ہوا، آپ لوگوں نے وعدہ کیا، اس کے بعد شہرام صاحب نے وعدہ کیا، اس کے بعد آپ نے وعدہ کیا، پھر اپوزیشن اور حکومت کا جرگہ بنا ہوا تھا، اس میں بھی آپ نے جمعہ کا دن ہمیں دیا تھا، میرا اپنا کیس نہیں ہے، یہ نہ میری بات ہے، ملک ظفر اعظم بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تقریباً سات ارب 84 کروڑ روپے آپ لوگوں کے پیچھے ہمارے بقایا جات ہیں کوہاٹ ڈویژن کے، بہت بڑا فنڈ ہے، ہمارا علاقہ پسماندہ ہے، ہم چوبیس پچیس ارب روپے سالانہ آپ کو دے رہے ہیں لیکن آپ ہمیں دس پرسنٹ نہیں دے رہے ہیں۔ تو جناب، میں آپ سے مؤدبانہ ریکویسٹ کرتا ہوں، سلطان خان! ذرا اس پر Respond کر دیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے، یہ آپ کو Respond کرتے ہیں، درانی صاحب کچھ Add کر لیں اس کے ساتھ تو پھر آپ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! سلطان صاحب یقیناً اتنے شریف آدمی ہیں اور خاندانی آدمی ہیں کہ وہ جو بات کرتے ہیں، اس کو تکلیف دینا بھی ہم گوارا نہیں کر سکتے لیکن یہاں پر مجبوریاں بنتی ہیں، جو کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنائی، میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ کمیٹی ضرور بنادیں لیکن ان فیصلوں پر عمل ہو اور اس میں ہمارے ساتھ عاطف خان صاحب بھی تھے، ذرا وہ بھی میری بات سن لیں کہ ایک کمیٹی ان سینیئر ممبران پر ہوگی اور عاطف خان بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں گے لیکن وہ درمیان میں سے پھر ہم سے نکل گئے، Slip ہو گئے، اس کو پہلے سے پتہ تھا کہ جو Commitment ہے، وہ پورا نہیں ہو رہا ہے، غالباً میں تو سمجھ رہا ہوں کہ وہ اس وجہ سے دوبارہ پھر اس اجلاس میں نہیں آئے، ابھی سلطان خان! آپ بڑی ذمہ داری لے رہے ہیں اور یقیناً پوری اپوزیشن آپ کا احترام کرتی ہے لیکن جتنا احترام آپ کا ہم کرتے ہیں، آپ کی حکومت اتنا احترام آپ کی کبھی بھی نہیں کرتی ہے، یہ واضح فرق ہے، ہمارا آپ کے ساتھ احترام کا رشتہ ضرور ہے لیکن جس حکومت کے لئے آپ دن رات کام کرتے ہیں، یہاں پر یا تو میں تجویز کروں گا جناب! کہ جو اہم محکمے ہیں، وہ پھر سلطان صاحب کے حوالے کر دیں (تالیاں) یا کوئی دوسرے ذمہ دار منسٹر کے حوالے کر دیں، میں تو عاطف خان کی بھی سفارش کروں گا کہ اس کے حوالے کر دیں اور کچھ سلطان صاحب کے حوالے کر دیں، کم از کم ایک زبان ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ باقی لوگ بھی ہیں۔

قائد حزب اختلاف: باقی لوگوں کی، اگر میں ضیاء اللہ آفریدی کی بات کروں، محکمہ تعلیم کا تو بیڑا غرق ہوا، تو میرے خیال میں تعلیم ابھی جو ایم ڈی صاحب کی باتیں سامنے آئی ہیں، اس پر میں نے تحریک التواء اپوزیشن کی طرف سے پیش کی ہے، جو اس کا ایم ڈی خود کہہ رہا ہے ایجوکیشن سیکرٹری کے بارے اور ایجوکیشن کے ایڈوائزر کے بارے میں، وہ ہم نے یہاں پر تحریک التواء جمع کی ہے لیکن جی یہاں پر یقین جانیں، یہاں پر اگر تھوڑا بہت حسن ہے، کچھ آپ کے ذمہ دار یہاں پر بیٹھے ہیں جو احترام کا رشتہ رکھتے ہیں اور اسی رشتے کی بنیاد پر یہ اسمبلی ابھی تک یقین جانیں چل رہی ہے ورنہ ابھی ہماری بی آر ٹی پر بات آ رہی ہے اور بی آر ٹی پر پورے اپوزیشن کے ممبرز یہاں پر کھڑے ہوں گے اور ہم پارلیمانی کمیٹی بنائیں گے، چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تیار رہیں آپ لوگ، حکومت کے ارکان تیار رہیں اس کے لئے۔

قائد حزب اختلاف: ابھی ابھی انسپکشن ٹیم نے وہ سارے راز فاش کر دیئے، جتنے اندر تھے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو سر۔ میں سر۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: لیکن سلطان صاحب کو ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے جمعے کا دن کہا، اس پر جو بات ہو رہی ہے، یہ ہفتے کی نہیں ہے، یہ تقریباً جب ہم نے چیف منسٹر سے ملاقات کی تھی، حکومت کے میرے خیال میں دو مہینے ہو گئے تھے، اس میں عاطف خان بھی تھے، اس میں شہرام خان بھی تھے، اس میں سلطان خان بھی تھے، اس وقت کی یہ Commitment ہے اور یہ اربوں روپے ہیں جی، کوئی اس طرح نہیں ہے۔ ابھی ہمارے فنانس منسٹر صاحب تو میرے خیال میں پوری ایک قومی اسمبلی کے بجٹ کی تیاری بھی وہی کر رہا ہے اور پراونشل اسمبلی کی تیاری بھی وہی کر رہا ہے اور جو ذمہ دار۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Sir, kindly جواب لے لیتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: نہیں، جواب لے لیں لیکن مجھے یقین جانیں ابھی بھی وہ ایسی بات کریں، چونکہ ہاؤس کی بات وہ Commitment سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بالکل سر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: اور یہ Commitment پھر پوری کرنا ہوتی ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Commitment پوری کرنے والی بات کریں گے سر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ہمیں کل نہ کہیں، نہیں، میں آپ کو تھوڑا سا Relax کرتا ہوں، Monday ٹھیک ہے؟ جمعہ نہیں Monday تک کر لیں، Tuesday کر لیں، جو بھی دن آپ کو، اگلے بدھ کو کر لیں لیکن ایک Commitment کر لیں، اس کے علاوہ کوئی دوسری بات پھر نہیں مانیں گے۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: سلطان خان! پلیز آپ Respond کر لیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، آپ کر لیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: ایسے اضلاع ہیں جیسے تورغر اور ٹانک، میرے خیال میں جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جہاں پر ایک ہی ایم پی اے ہے، وہاں پر سب کے ڈیڈک چیئرمین کے آرڈرز ہیں، یہ ہمارا بھائی چترال

سے واحد ایم پی اے ہیں، میرے خیال میں ان کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ اس ایم پی اے کو ابھی تک ڈیڈک چیئر مین کے آرڈرز نہیں ہوئے ہیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منور خان صاحب! جواب لے لیتے ہیں، چلیں سلطان خان۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سب کے میرے خیال میں باقی جو ڈسٹرکٹس ہیں۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! ایک تو آپ کو مبارک ہو، آپ وہاں پر بیٹھتے ہیں تو بہت اچھا لگتا ہے اور دوسرا یہ کہ خوشدل خان صاحب کو بھی جواب مل گیا، وہ کہہ رہے ہیں کہ جب اسمبلی میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر نہیں ہوتا تو کون چلاتا ہے؟ تو وہ جواب بھی مل گیا کہ فضل شکور خان پھر اسمبلی کو چلاتے ہیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: خوشدل خان چلے گئے ورنہ ان کو میں نے آگے موقع نہیں دینا تھا، انہوں نے اعتراض کیا میرے اوپر جمعہ والے دن کی کارکردگی پر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! یہ جو لیڈر آف دی اپوزیشن نے، سر! میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، میرے لئے اور عاطف خان کے لئے انہوں نے جو بہت عزت کی باتیں کہی ہیں، میرے خیال میں ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں اور ہمارے لئے عزت کی بات ہے کہ ایک Senior politician، ایک سینیئر سیاستدان، ایڈمنسٹریٹر یہ بات کہہ رہے ہیں تو ہمارے لئے اچھی بات ہے، بہرحال سر! گورنمنٹ ایک ہی Page پر ہے اور یہ جو لیڈر آف اپوزیشن صاحب نے بات کی ہے اور میاں صاحب نے جواب کی ہے، نثار گل صاحب نے تو سر! اس ایشو پر ہماری بہت میٹنگز ہو چکی ہیں اور اس میں آخری جو ہماری میٹنگ ہوئی تھی تو وہ تقریباً ہفتہ آٹھ دن پہلے ہوئی تھی، یہاں پر اسمبلی بلڈنگ میں ہوئی تھی اور اس میں بہت چیزوں پر ہم اتفاق رائے کی طرف چلے بھی گئے ہیں اور کچھ چیزوں پر پینڈنگ رہتی تھی تو ہم نے، حکومتی ٹیم نے تھوڑا ٹائم مانگا تھا اپوزیشن لیڈر سے اور ان کی ٹیم سے کہ ہم Consult کر کے آپ کے پاس واپس آئیں گے۔ ہم نے جمعے کا دن کہا تھا لیکن جمعے کے دن چونکہ Engagements تھیں، پرائم منسٹر آئے پشاور میں، تو Obviously جب وہ پشاور میں آئے تو ہماری بھی ان کے ساتھ میٹنگز تھیں، Engagements تھیں، تو اس کی میں معذرت چاہتا ہوں، اگر ان کا ٹائم خراب ہوا ہے لیکن سر! میں ایک Consultation کے ساتھ میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کے دفتر سے، پہلے بھی میں نے ہی Coordinate کیا ہے عاطف خان کے ساتھ، لیڈر آف اپوزیشن کے ساتھ بھی، تیمور جھگڑا صاحب کے

ساتھ بھی، یہ سب Busy لوگ ہیں، یہ بھی نہیں ہے کہ ان کے پاس ٹائم، تو لیڈر آف دی اپوزیشن کے بھی کام ہوتے ہیں، عاطف خان سینئیر منسٹر ہیں، ان کی Engagements ہوتی ہیں، فنانس منسٹر آج کل بہت Busy ہیں تو سر! یہ ذمہ داری میں اٹھاتا ہوں، میں Coordinate کر کے آج سب کو فون کر کے جو یہ سب لوگ ایک جگہ پر اکٹھے ہو سکتے ہیں جس دن بھی ہو، کل ہو سکتے ہیں، پرسوں ہو سکتے ہیں، میاں صاحب کا جو ایشو ہے، اس میں حمایت اللہ خان کا بیٹھنا بہت ضروری ہے، ان سے بھی میں بات کر لیتا ہوں، تو یہ ایشو سب سے پہلے لے لیتے ہیں جو کرک اور یہ جن ڈسٹرکٹس کی گیس رائلٹی کا مسئلہ ہے اور باقی کا جو مسئلہ ہے اور باقی سر! جو اور ایشوز ہیں، ڈیڈک کے ایشوز ہیں، جس طرح منور خان نے کہا، اس طرح کلاس فور کے ایشوز ہیں، اس طرح فنڈز کے، وہ تو سارے تقریباً ختم بھی ہو چکے ہیں لیکن جو پینڈنگ ایشوز ہیں، اس کے لئے میں Coordinate کر کے ان سب سے ٹائم لے کر ایک میٹنگ کرواتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: یہ Kindly آپ ان کے ساتھ کل پھر Coordinate کر کے ان کو بتا دیجیے، ٹھیک ہے سر۔ نگہت بی بی! پلیز۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی، جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ کیا ہے؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سب سے پہلے تو آپ کو دوبارہ مبارکباد ہو کہ آپ اس سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہمارے آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میرے اور جتنے بھی Honourable colleagues بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب! مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ جب کوئی بھی منسٹر اٹھتا ہے اور پھر اس کو آگے سے کوئی بھی جواب نہیں دیتا کہ جب 99 Constituencies کی بات ہوتی ہے، آج بھی جب بات ہوئی تو وزیر تعلیم نے یہی کہا کہ Elected لوگ، تو جناب سپیکر! آج ہمیں رولنگ دے دی جائے کہ ہم Elected، ہم ایم پی ایز جو خواتین ہیں، (تالیاں) وہ Elected ہیں یا نہیں ہیں؟ اگر ہم Elected نہیں ہیں تو ہم بھی اتنے فارغ نہیں ہیں کہ ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے لئے ہم لوگ اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر اپنی پارٹی کے ساتھ مخلص ہو کر اپنی پارٹی کی ذمہ واریاں بھی نبھائیں، یہاں پر آ کر لوگوں کے ایشوز بھی اٹھائیں اور اس کے

باوجود ہمیں یہ طعنہ دیا جائے کہ یہ Elected نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ رولنگ میں نے چیئرمٹی صاحب سے بھی ولوائی تھی، یہ رولنگ میں نے مشتاق غنی صاحب سے بھی دلوائی تھی اور آج جب پھر ضیاء اللہ بنگش صاحب نے Elected اور Non-elected کی بات کی ہے، مجھے آپ آج یہ رولنگ دیں گے کہ ہم Elected ہیں یا نہیں ہیں؟ اور اپوزیشن لیڈر اس میں میرا ساتھ دے گا کہ مجھے آپ کی رولنگ چاہیئے کہ ہم لوگ، (تالیاں) جو خواتین یہاں بیٹھی ہوئی ہیں یا وہاں بیٹھی ہوئی ہیں یا جو بھی ہیں کیونکہ جب آپ کی کرسی کے لئے ووٹ ہوتا ہے تو ہمارا ایک ووٹ مانا جاتا ہے، جب سی ایم کے لئے ووٹ ہوتا ہے تو ایک ووٹ مانا جاتا ہے، جب سینیٹرز کے لئے ہوتا ہے تو ایک ووٹ مانا جاتا ہے لیکن جب یہاں پر فنڈز کی بات ہوتی ہے، جب یہاں پر کسی اور چیزوں کی بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں جی کہ Elected اور 99 Constituencies-----

<u>جناب مسند نشین</u>: بی بی! میں آپ کو-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! مجھے آپ بولنے دیں-----

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں الیکشن کمیشن سے بھی مطالبہ کرتی ہوں کہ اگر Elected نہیں ہیں تو ان سیٹوں کو-----

<u>جناب مسند نشین</u>: اگر یہاں پر، سر! Kindly ایک منٹ، یہ منور خان صاحب میرے گرو بھی ہیں اور میں ہاؤس کی اجازت سے، یہاں پر جو بھی منسٹرز صاحبان اگر کہتے بھی ہیں Elected Member، تو ان کا مطلب آپ بی بی، جو فیمیل خاتون ہیں ہماری، وہ بھی Elected ہیں ہمارے لئے بھی بلکہ سب ہاؤس کے لئے بلکہ پورے صوبے کے لئے، جو بھی ادھر کا ممبر ہے، وہ Elected Member ہے، تھینک یو، بس اس پر اور بات نہیں ہوگی۔ منور خان صاحب! ذرا مختصر، Kindly-----

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: ما ته مائیک ملاؤ دے ، یو منټ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منور خان صاحب کو میں نے فلور دیا ہوا ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: زه یوه خبره کوم۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منور خان صاحب کے بعد۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ما تہ مائیک ملاؤ دے ، تہ بیا کوہ کنہ۔جناب سپیکر! ایک بات ہے،آپ نے رولنگ دے دی ہے لیکن یہ بات تو میرے خیال میں سب کو پتہ ہے کہ یہ Reserved پہ آئی ہیں،یہاں پر جو میل ایم پی ایز بیٹھے ہیں،ان کی وجہ سے یہ اسمبلیوں میں بیٹھی ہیں،ایسا تو نہیں ہیں نا کہ یہ ہمارے میل اور ایسے بات کریں،یہ میرے خیال میں سارے جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ آپ کے کہنے پر،آپ کے ووٹ سے یہ آئے ہیں اور ہم اس لئے اس پر بیعت کرتے ہیں جی۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: لیڈر آف اپوزیشن،درانی صاحب، سر،آپ کے پاس ہے فلور۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جی،جناب چیئرمین صاحب۔

جناب مسند نشین: سر! میری خواہش ہے کہ آپ یہ معاملہ ذرا Defuse کریں، سر! آپ Kindly اس کو Defuse کریں۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہاں پر ہماری جتنی بھی خواتین ہیں،میرے خیال میں وہ ناراض ہو کر تقریباً نکلی ہیں،یہ ہماری یہاں پر Elected MPAs ہیں،ہر ایک پارٹی نے اپنی پارٹی سے چناؤ کر کے کہ وہاں پر خواتین کیلئے بہتر انداز میں کام کریں گی،اس کی پوری جماعت میں،اس کی سیاسی پارٹی میں یہ وہ خواتین ہیں جو انہوں نے Select کر کے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Select کر کے جی بالکل۔

قائد حزب اختلاف: اس بنیاد پر،ابھی یہ ہے کہ میں تو نگہت بی بی کی بات کی حمایت کرتا ہوں،میں چیف منسٹر تھا یہاں پر اور آپ یہ ریکارڈ نکال لیں کہ میں نے اس وقت خواتین کو اتنا فنڈ دیا ہے،ریکارڈ پر ہے کہ جتنا ہم میل ممبروں کو دیتے تھے اور اقلیت کا بھی اس وقت بہت کم فنڈ ہوتا تھا لیکن ہم نے اس کو بڑھا کر برابری کی بنیاد پر دیا،تو آپ کی رولنگ کا ہم احترام کرتے ہیں،وہ Elected بھی ہیں۔

جناب مسند نشین: جی سر، مجھے یہ سٹاف نے بتایا ہے کہ Constitutionally بھی ان کے لئے Elected کا Word ہی استعمال ہوا ہے۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سر!حکومت کو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Constitutionally بھی ان کیلئے Elected کا Word ہی استعمال ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف: اور حکومت کو آپ یہ بھی بتا دیں کہ جب وہ میل ممبروں کو اگر فنڈز دیتے ہیں، ابھی تک تو یہ مسئلہ بھی حل ہے یا نہیں ہے؟ لیکن ان کو بھی اس میں شامل کریں۔

جناب مسند نشین: خوشدل خان صاحب! میں آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا، جمعہ کی میری کارکردگی سے مطمئن نہیں تھے تو میں نے کہا کہ آج آپ کو ذرا موقع دے دیتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! جس طرح ابھی آپ نے فرمایا کہ سپیکر صاحب ہیں نہیں، اور آپ کی پاورز ہیں، یہ Rule 15 جو ہے، یہ وہ پاورز ہیں جو سپیکر استعمال کرتا ہے یا ڈپٹی سپیکر، وہی پاورز پریذائیڈنگ آفیسرز کی بھی ہوتی ہیں According to rule 15, rule 15 says:

"**Powers of person presiding.-** The Deputy Speaker or other Member competent to preside over a sitting of the Assembly under the Constitution or these rules shall, when so presiding have the same powers as the Speaker when so presiding and all references to the Speaker in these rules shall in that case be deemed to be references to any such person so presiding." According to the contents of this rule, you have the same powers which have the powers of Speaker، تو آپ یہاں پر رولنگ بھی دے سکتے ہیں، آپ ڈائریکشن بھی دے سکتے ہیں۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ کسی کو بلا بھی سکتے ہیں، کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: Thank you for information۔ پہلے تو عارف خان! آپ سے ریکویسٹ ہے، اپوزیشن سے بھی، عنایت خان، Kindly اگر یہ فیمیل ممبران کو لانے کے لئے آپ ساتھ چلے جائیں، ان کو ہال میں دوبارہ لائیں تو مہربانی ہوگی۔ منسٹر صاحب، تو ایک ہی منسٹر ہے، ان کو میں نہیں کہہ سکتا کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ انہوں نے یہاں پر، منور خان صاحب! آپ بھی چلے جائیں نا، خواتین باہر ہیں نا میرے خیال میں۔ آئٹم نمبر چھ کی طرف آتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیز مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Introduction of Bill. The Law Minister, to please introduced the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill 2019, in the House.
Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مہنگائی اور بے روزگاری پر عام بحث

Mr. Chairman: Item No. 7, Discussion on the following matters. 'Price hike and Unemployeement': Durrani Sahib, Sir, please.

قائد حزب اختلاف: جناب! یہاں پر آج بڑی اہم موضوع پر بات ہو رہی ہے، ایک ہے مہنگائی اور دوسری بے روزگاری۔ یہاں پر آج پھر بھی اس اہم معاملے پر گورنمنٹ مجھے زیادہ تر سنجیدہ نظر نہیں آ رہی کیونکہ یہاں پر جب میں دیکھ رہا ہوں تو وہ توجہ نہ اس سائڈ سے ہے، نہ اس سائڈ سے، لیکن پھر بھی ہم بہ امر مجبوری بات ضرور کریں گے، موجودہ حکومت کی جو پی ٹی آئی کی حکومت ہے، اس کا قوم سے وعدہ تھا کہ ہم دو چیزوں پہ زیادہ Focus کریں گے، ایک ہم غریب لوگوں کا خیال رکھیں گے، دو چیزوں پر، ایک ان کیلئے آسانی پیدا کریں گے، مہنگائی کو ختم کریں گے، اور دوسرا ان کا ووٹ لینے کیلئے جو ایک مین ایجنڈا تھا یہاں پر کہ ہم پھر روزگار دیں گے لیکن ابھی بات بالکل اس کے برعکس ہے۔ میرے خیال میں سٹیٹ بینک کی رپورٹ، ورلڈ بینک کی رپورٹ اگر آپ دیکھیں تو اتنا ابہام ہے اور لوگ ذہنی طور پر پریشان ہیں کہ وہ باتیں سن کر اور پھر وہی بات ایک ملک کا وزیراعظم خود کہتا ہے اور پھر اس کا ذمہ دار فنانس منسٹر خود کہتا ہے، جو بات ورلڈ بینک کہہ رہا ہے، جو سٹیٹ بینک کہہ رہا ہے اور اس کی تصدیق ہمارے وزیراعظم خود کر رہے ہیں، عمران خان اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ملک دیوالیہ ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ کہہ رہا ہے اس ملک کا پرائم منسٹر اور دوسرا فنانس منسٹر اسد عمر صاحب، وہ کہہ رہا ہے کہ عوام کی ہم چیخیں نکالیں گے، مزید آپ کونسی دلیل آپ مجھ سے لیں گے اور یہاں پر کل میرے پاس پشاور کے، میرے خیال میں سلطان صاحب فارغ ہو جائیں، پھر ذمہ داری بھی لیتا ہے اور باتیں بھی نہیں سنتا ہے، تو ہم اس کی ذمہ داری کس طرح۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر! وہ سن رہے ہیں، بس کان دو ہیں اس کے، دونوں طرف سے سن رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اچھا، پھر تو بڑی صلاحیت ہے، (قہقہے) کہ مجھے بھی سن رہے ہیں اور ساتھ بیٹھنے والا بھی سن رہا ہے، تو کل آئے تھے جتنے بھی پشاور کے انجمن تاجران کے صدور ہیں، وہ آئے تھے کہ ہمارے لئے تو ابھی عذاب ہے اور عجیب سے ٹیکس لگائے ہیں۔ ایک ہے KPRA کی طرف سے صوبائی

سیلز ٹیکس، ایک ہے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، ابھی ایک نیا ٹیکس لگایا ہے پروفیشنل ٹیکس، تیسرا ہے Gain tax اور اس میں پرچون کے دکاندار اور چائے بیچنے والے بھی اس کے زمرے میں آتے ہیں اور وہاں پر ان کی دکانوں میں اس کا جرمانہ اور تیسری سائڈ پر پشاور کا ڈپٹی کمشنر اس طرح جرمانے لگاتا ہے اور خزانے کو بھروانے کے لئے کوشش کر رہا ہے اور وہاں پر پشاور اور پورے صوبے میں جو ریڑھی بان ہیں، میونسپل کمیٹی والے ان کے سامان کو اٹھا کر جس بے دردی سے وہاں پر پھینکتے ہیں، یقین جانیئے مجھے پشاور کی میونسپل کمیٹی کے اہلکاروں نے جو سامان ان غریب لوگوں سے لیا تھا، اور حیات آباد میں جب میرے گھر پہنچے تو وہ سارے رو رہے تھے کہ ہماری تو ریڑھیاں بھی توڑ دی گئیں اور اس میں جو سامان تھا، وہ بھی لے گئے، ابھی ہم تو اس کے قابل بھی نہیں ہیں کہ دوبارہ اپنی جگہوں پر بیٹھیں۔ جناب! اگر دوائی کو آپ لے لیں، دو سو فیصد سے زیادہ دوائی کی قیمتیں بڑھی ہیں، ابھی اگر آپ گیس کے بل لے لیں، آپ بجلی کے بل لے لیں، میرے خیال میں کوئی بھی آدمی مڈل طبقے کا جو سرمایہ دار نہ ہو، اور جتنے بھی ہمارے لیول کے زمیندار لوگ ہیں، وہ بھی اب اس کو Afford نہیں کر سکتے، تو جناب سپیکر صاحب! کس طریقے سے ابھی ہم مزید لوگوں کو دلاسہ دیں گے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر خواتین اراکین اسمبلی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: کل ایک فیڈرل منسٹر نے کہا کہ ایک ہفتے کے اندر اتنی نوکریاں آئیں گی کہ لوگ ہم ڈھونڈیں گے لیکن ہمیں لوگ نوکریوں کیلئے ملیں گے نہیں اور اتنی آسانی پیدا ہو جائے گی، مہنگائی ختم ہو جائے گی کہ وہ مثالی ہو گی۔ ابھی ہم اس فیڈرل منسٹر کی بات کو مان لیں جو کہہ رہا ہے کہ ہمیں لوگ نہیں مل رہے ہیں، ہم عمران خان کی اس بات کو لیں کہ ملک دیوالیہ ہوا ہے، ہم اسد عمر صاحب کی اس بات کو لیں کہ اس میں تین سال لگیں گے؟ تو مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ یہاں پر آج آپ باہر جائیں، فاٹا کے اساتذہ وہاں پر بیٹھے ہیں، ابھی بھی میرے پاس ان کا ایک کال اٹینشن ہے ہماری ریحانہ اسماعیل صاحبہ کی، آپ اس پر بات کریں، پشاور ہائی کورٹ کے احکامات ہیں، این ٹی ایس ٹیسٹ پاس کئے ہیں لیکن پھر بھی ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ پرسوں فاٹا سیکرٹریٹ کے پراجیکٹ کے ملازمین اور Permanent ملازمین تھے، وہ Surplus pool میں جا رہے ہیں اور یہاں پر لوگوں کو روزگار سے نکالا جا رہا ہے اور آپ کا ایک خوبصورت منسٹر کہہ رہا ہے کہ ہمیں لوگ نہیں مل رہے ہیں، تو ان لوگوں کو میں بسوں میں

ڈال کر جو یہاں پر باہر فاٹا کے لوگ ابھی بیٹھے ہیں، تو مجھے نام تو پورا نہیں آتا ہے، فیصل واوڑا صاحب ہے یا کیا نام ہے؟ وہ فیصل صاحب کو ہم بھیجیں گے بسوں میں کہ ہمارے تو آپ نے وہ لوگ بے روزگار کیئے، جو روزگار پہ تھے اور واقعی اگر آپ کو لوگ نہیں مل رہے ہیں تو ہم خیبر پختونخوا سے لوگوں کو وہاں پر بھیجیں گے لیکن مجھے یہ بھیجنا بھی میرے خیال میں مشکل پڑ جائے گا۔ چونکہ یہاں پر ابھی بجلی کے بل تو ہمیں مل رہے ہیں لیکن ہمارے چیف منسٹر صاحب اس صوبے کے ذمہ دار منسٹرز صاحبان ابھی بات بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارے 45ارب روپے جو ابھی تک وفاق کے پاس پڑے ہیں بجلی کے، وہ بھی ہمیں نہیں مل رہے ہیں، بل بھی ہم سے وصول کیا جا رہا ہے اور پرائم منسٹر صاحب کی وہ بات کہ ابھی واپسی شروع ہو جائے گی، گیس کے جو اضافی بل آئے ہیں، مزید اس کی بات کے بعد بجلی میں بھی اضافہ کیا، گیس کے بلوں میں بھی اضافہ کیا۔ تو مجھے تھوڑا سا یہاں پر ابھی سلطان صاحب بتائیں گے کہ پرائم منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے، مجھے یہ بتائیں گے کہ اسد عمر صاحب کی بات ٹھیک ہے؟ اسد عمر صاحب ہماری چیخیں ضرور نکالیں گے کیونکہ یہاں پر پتہ نہیں ہے کہ عوام نے اس کے ساتھ کونسی زیادتی کی ہے اور ہم نے تو یہاں پر بڑا سپورٹ کیا صوبائی گورنمنٹ کو، خاص کر اے جی این قاضی فارمولے پہ یہاں پر جو ہماری بجلی کی رائلٹی ہے لیکن اس دن ہمارے ایک سینیئر صحافی بھی ہے اور شوکت یوسفزئی صاحب ہمارے منسٹر بھی ہیں انفارمیشن کے، اس نے اپوزیشن کو ایسی باتیں کیں کہ آپ لوگوں نے اپنے وقت میں کیا کیا ہے؟ میں نے تو اپنے وقت کی باتیں بتا دیں کہ 110ارب روپے ہم نے اس فیڈرل گورنمنٹ سے نکالے، ملاکنڈ تھری کا ایک پاور ہاؤس لگا دیا جس سے آپ کو تین بلین روپے آ رہے ہیں، میں نے یہ بھی بتا دیا کہ 37 بلین روپے جو ابھی آپ کے خزانے میں جمع ہو رہے ہیں، وہ بھی ایم ایم اے کی حکومت میں ہم نے کوشش کی، گیس کے ذخائر دریافت ہوئے، آپ لوگ ہمیں بتا دیں کہ یہاں پر اس صوبے میں آپ لوگوں نے کیا دیا؟ اور مہنگائی جو بنی، اس میں یہ ہے کہ ہمارے یہاں پر اس صوبے میں خصوصاً جو دو منصوبے آئے ہیں، ایک ہے بلین ٹری کا۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: محب اللہ خان! Kindly محب اللہ خان! یہ نوٹ کریں، آپ نے پھر جواب دینا ہے کیونکہ کیبنٹ نے جواب دینا ہے، جو بھی کیبنٹ کے ممبر ہیں، وہ نوٹ کرتے جائیں، آپ بھی نوٹ کریں نا، ہو سکتا ہے کل وہ نہ ہو، یہ جواب آج سے نہ آئے، کل آئے، پلیز۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: (قہقہہ) میرے خیال میں جی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میں یہ اس لئے کہتا ہوں ناSir, to be very honestہم سب کوAttentive ہونا چاہیئے، بڑاImportant issueہے گورنمنٹ کے لئے بھی اور اپوزیشن کے لئے بھی بلکہ ہم سب کے لئے، اس صوبے کے لئے، اس قوم کے لئے، تو میری ریکویسٹ ہے آپ سب بھائیوں سے، بہنوں سے بھی کہ آپAttentiveرہیں پلیز،Kindly۔

قائد حزب اختلاف: یقین جانیں، اس کی بالکل توجہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی یہ اپنی ذمہ داری محسوس کررہے ہیں کہ ہم پر بھی ہے۔یہاں پر ایک پشتو ڈرامہ ہوا کرتا تھا "خوشحاله کورنئ"۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب مسند نشین: اللہ کرے ہم سب، سر! پلیز آپ ذرا مختصر کردیں تو مہربانی ہوگی، آپ ذرا مختصر کردیں سر۔

قائد حزب اختلاف: جناب! یہ "خوشحاله کورنئ" خود خوشحال ہے نہ گورنمنٹ کی یہاں پر کوئی شرمندگی والی بات ہے کہ صحیح جواب نہ ہو، یہاں پر تو منسٹر جب اٹھتا تھا اور صحیح جواب نہیں ہوتا تھا، اپنے سیکرٹری کی کھنچا تانی کرتا تھا کہ آپ نے مجھے غلط بتایا، افسوس کہ اس کی ابھی ہسٹری بن رہی ہے۔ایک منسٹر کی حیثیت سے، ایک ایم پی اے کی حیثیت سے مستقبل میں اس کے دن آنے والے ہیں لیکن یہاں پر جب ہم اس کی سپورٹ میں بات کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ باہر آپس میں ملتے نہیں ہیں یا اتنے زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سلطان خان نوٹ بھی کررہے ہیں اور باقی بھی کررہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: یہ زیادہ مصروف ہوتے ہیں کہ باہر عوامی کاموں میں اتنے پڑے ہوئے ہوتے ہیں لیکن میں تو جس منسٹر کو بھی ٹیلیفون کرتا ہوں تو دفتر میں موجود نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Sir, kindly مختصر کریں،Topicپہ آجائیں مہربانی ہوگی۔

قائد حزب اختلاف: توTopicپہ میں آرہا ہوں، یہTopicکا حصہ ہے،Topicکا حصہ ہے کہ یہاں پر ہم اس کی سپورٹ میں بات کرتے ہیں وفاق پہ، اس پہ وہ ادھر سے ہمیں طعنے دیتے ہیں کہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ اگر آپ ابھیDeliverنہ کرسکے، آپ مہنگائی کو کم نہ کرسکے، آپ لوگوں کو روزگار نہ دے سکے تو یہ جو ابھی آپ جس انداز سے بھی ہیں، میں اس میں تلخی نہیں پیدا کرتا ہوں کہ جس انداز میں الیکشنز

ہوئے اور جس طرح حکومتیں بنیں، وہ الگ مسئلہ ہے لیکن میں آپ کو بتادوں کہ اربوں کھربوں کے روپے بھی یہ بلین ٹری پہ خرچ ہوئے، شکر ہے کہ ابھی تو اس کے لئے کمیٹی بنی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس کمیٹی کا تو ایک مہینے کا سر! وہ نہیں تھا کہ آپ نے رپورٹ دینی ہے ایک مہینے میں، ایک مہینے کے لئے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں جی، وہ تو ابھی ہم Site پہ جائیں گے، ابھی ہم Site پہ جائیں گے لیکن اجلاس ہے، دوسرا جو اس صوبے پہ بوجھ ڈالا گیا، مہنگائی ابھی آئے گی اور یہ قرضے ہم بیس سال بعد واپس کریں گے بی آر ٹی کے اور جب یہ بوجھ بھی آئے گا تو اس پشتون علاقے اور اس صوبے کے جو لوگ مستقبل میں آنے والے ہیں، ابھی ہم نے یہاں پر KPOGDCL کی اپنی کمپنی بنائی ہے، کمپنی پہ اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن ایک کنواں بھی پیدا نہیں کیا انہوں نے اور نہ دوسروں کے ساتھ شراکت پہ بات کرتے ہیں، تو یہ بی آر ٹی کا بوجھ بھی ہم پہ آجائے گا، ہم دوبارہ سود در سود دیں گے اور کچھ آمدن کی باتیں میرے ذہن میں اس حکومت کا کوئی منصوبہ نہیں ہے کہ وہ کونسے پروگرام کریں گے کہ اس سے اس صوبے کی آمدنی بڑھے گی؟ نہ انہوں نے ہائیڈل میں کچھ کام کیا، نہ انہوں نے دوسری مد میں کیا، نہ ایگریکلچر میں کیا، تو میرے خیال میں جناب! صرف یہاں پر میں اس حکومت کو یہی بتانا چاہوں گا کہ خدارا لوگوں کی یہاں پہ آپ سے امیدیں ہیں اور آپ ذمہ داری سے اپنے اپنے محکمے چلائیں اور ذمہ داری کے ساتھ، ہم ہمیشہ آپ کی چیئر کو جہاں آپ بیٹھے ہیں، سپیکر صاحب کو کہیں گے کہ یہاں پر کوئی ہے نہیں، بلالیں اور پھر وارنٹ نکال کر ہم بلالیں گے اور پھر ابھی اسمبلی کا دس منٹ سیشن، تو جو مہنگائی کا تدارک ہے، اس پہ بھی کھل کے بات کر لیں، چونکہ مزید وہ طبقہ جو پانچ سو چھ سو روپے دیہاڑی پہ ہیں، یقین جانیں وہ چھ سو روپے پہ ابھی اس کو روزگار مل رہا ہے اور وہ چھ سو روپے لے کر ایک چیز بھی، آئٹم بھی اپنے گھر کے لئے نہ دوائی، نہ اس میں آٹا، نہ گھی چونکہ قیمتیں اتنی بڑھی ہیں اور خاصکر جو بڑا نقصان ہوا ہے، 104 روپے پہ ڈالر تھا اور جناب! ابھی 142 پہ گیا ہے، ابھی جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا نہیں ہے، آج آپ 104 سے 142 ذرا گن لیں، اس حکومت نے ملک کا قرضہ ڈبل کیا، جتنا قرضہ اس ملک پہ تھا، وہ قرضہ ابھی ڈبل ہے، چونکہ وہاں پر جتنا بھی ڈالر میں اضافہ ہوا، اگر آپ نے قرضہ 104 میں لیا ہے تو آپ واپس کریں گے 142 پہ، اگر آپ نے 80 پہ لیا ہے تو آپ واپس کریں گے لیکن یہ بھی ڈالر کو، عجیب سی بات تھی کہ پرائم منسٹر کہتا ہے کہ مجھے ٹی وی سے پتہ چلا کہ ڈالر کا ریٹ بڑھ گیا ہے اور اس کا فنانس منسٹر کہتا ہے کہ ک مجھے پتہ تھا دو دن پہلے اور

ایک وزیراعظم کو پتہ تھا، ابھی سلطان صاحب ہمیں یہ بھی بتادیں کہ اس کی پرائم منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے یا اسد عمر صاحب کی بات ٹھیک ہے؟ تو Kindly ان چیزوں کو آپ ذمہ داری سے لیں اور اس ایوان میں تھوڑی سی جو گپ شپ ہو رہی ہے، آج ہمارے منور خان صاحب نے بھی ٹھیک بات نہیں کی خواتین کے بارے میں، نہ یہ بات گپ شپ میں ہونی چاہیئے۔ (تالیاں) میں نے ان کو بلایا بھی، خواتین ہماری یہاں پر ممبرز ہیں، ہم ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کا نہیں، وہاں پر جو کونسلرز بنی ہیں، ان کا بھی احترام کرتے ہیں، ان کو بھی عوامی تائید حاصل ہے، تو ان باتوں کو آپ گپ شپ میں نہ لیں، پھر میڈیا یہاں پر جب لیتا ہے، ہمارے تو بھائی ہیں، وہ بھی کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں، آج کل کے اخبارات جو ہیں، آج کل اخبار صرف اشتہار تک ہے اور یہاں پر جب ہم کوئی بات کرتے ہیں، اس کی سرخی کے علاوہ جب یہ نیچے لکھتے ہیں تو یقین جانیں مجھے شرم آتی ہے کہ وہاں پر جب میں نیچے اس کی سرخی کے بعد پڑھتا ہوں تو کم از کم میڈیا بھی اس صوبے کی باتوں کو خواہ وہ ہائیڈل کی ہو، وہ بے روزگاری کی ہو، وہ مہنگائی کی ہو، وہ ہمارے یہاں پر ابھی جو ایک طوفان سا آیا ہے بجلی کے بلوں کا، گیس کے بلوں کا۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Sir, kindly windup کریں، باقی لوگ بھی بات کریں گے اور ٹائم بھی مختصر ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سر، زیادہ سے زیادہ لوگ بات کریں سر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جی جی، ہم کرتے ہیں جی، ان شاء اللہ کرتے ہیں اور آپ کو اور آپ کی حکومت باتوں سے تنگ نہ ہو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نہیں سر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: اگر ہم چاہتے، دیکھتے ہیں کہ آپ لوگ صحیح جارہے ہیں تو ہمیں بات کا موقع نہیں ملے گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سر! میں ریکویسٹ کروں گا، میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ بھی Attentive ہو کے بیٹھیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: یہ ان شاء اللہ دو مہینے اور بھی چلے گا، آپ تنگ نہ ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نہیں نہیں سر۔ تنگ ہونے والی بات نہیں ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: آپ تنگ نہ ہوں، یہ دو مہینے اور بھی چلے گا، آپ آرام سے بیٹھیں، اللہ تعالیٰ نے آج آپ کو کرسی نصیب کی، میرے بیٹے جیسے ہیں، (تالیاں) یہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ، ابھی جب مجھے

سپیکر صاحب نے کوئی آدمی بھیجا کہ ابھی بہت زیادہ دیر ہوئی، ہم اس کو ختم نہ کریں، میں نے کہا ابھی تو بی آر ٹی آ رہی ہے، ابھی تو مہنگائی ہے (تالیاں) اور ہم نے تو دستخط کیے ہیں، ہم نے تو دستخط کیے ہیں، جس دن آپ اس کو Prorogue کریں گے، دوسرے دن ہم دوبارہ ان شاء اللہ جمع کریں گے۔ تو میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی تاکید کرتاہوں کہ منسٹر صاحب جو Commitment کرلیں، یہاں پر کوئی بات جب کر رہا ہے تو اس کی بات کو مذاق نہ بنائیں اور آپس میں گپ شپ نہ کریں، توجہ دے دیں اور جب آپ توجہ نہیں دیں گے اور وہاں پر میڈیا آپ کو دیکھ رہا ہے تو باہر لوگ کیا سمجھیں گے کہ ہم نے کس کو بھیجا ہے، یہاں پر تو بڑے ادب کے ساتھ یہاں سنجیدگی ہونی چاہیئے اور یہ ایک سنجیدہ ماحول کی جگہ ہے جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے سر، جی، بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! اس ہاؤس میں کچھ لوگ جو کہ مہذب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سب لوگ جی، سب لوگ معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سب لوگ ہیں لیکن جنہوں نے ڈسک بجائے میرے جانے کے بعد، میں ان کو مہذب نہیں سمجھتی ہوں کیونکہ اکرم خان درانی صاحب نے جو ہمارے لئے بات کی اور جو ہمارے پیچھے ہمارے لوگ آئے تو ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں Acknowledge کیا اور جنہوں نے ڈسک بجائے، ان کے لئے شرمندگی کی بات ہے اور آپ نے جو رولنگ دی، میں آپ کو سلوٹ کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے رولنگ دے کر (تالیاں) خواتین کو آج اس ہاؤس میں ایک معتبر شخصیت بنادیا ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میڈم! کانسٹی ٹیوشن میں بھی آپ کے لئے Elected لفظ ہی استعمال ہوا ہے، Elected لفظ ہی آپ کے لئے استعمال ہوا ہے، یہ کوئی اگر کہتا بھی ہے تو غلط کہتا ہے، آپ کے لئے کانسٹی ٹیوشن میں Elected word ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> لیکن اکرم خان درانی صاحب نے جو سٹینڈ لیا، میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن جنہوں نے میرے جانے کے بعد یہاں پر ڈسک بجائے، وہ اس ایوان میں بیٹھنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔

جناب مسند نشین: سردار یوسف صاحب! پلیز، ڈبیٹ پہ، سردار یوسف صاحب! پلیز۔

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کو پہلے تو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اس وقت چیئر کر رہے ہیں، آج اس حوالے سے جو ڈبیٹ ہو رہی ہے، میرے خیال میں یہ انتہائی اہم ایشو پر بات ہو رہی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر! ہم نے تو، درانی صاحب کہہ رہے تھے کہ جانا نہیں ہے لیکن وہ خود چلے گئے ہیں تو میں ریکویسٹ کروں۔۔۔۔۔

اراکین: آ رہے ہیں، آ رہے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں آ رہے ہیں جی۔

جناب مسند نشین: اچھا آ رہے ہیں، ٹھیک ہے، بلانا ہے، اچھا جی جانے نہیں دینا۔

جناب عنایت اللہ: وہ وضو کے لئے گئے ہیں۔

جناب مسند نشین: وضو، آج عشاء کی نماز کا وضو بھی یہیں کر کے جائیں گے۔

سردار محمد یوسف زمان: ابھی نماز کا وقت بھی ہے نا۔ جناب چیئرمین! جس طرح کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے کہ اس حکومت سے پہلے جب الیکشن کے دوران اس پارٹی نے عوام سے جو وعدے کیے، اس وقت جو منشور دیا، بڑا Attractive منشور، بڑے وعدے، بلند و بانگ دعوے اور جس میں سب سے زیادہ روزگار کے حوالے سے کہ ایک کروڑ Vacancies ہم لا رہے ہیں، ایک کروڑ لوگوں کو جو نوکریاں دے رہے ہیں اور پچاس لاکھ گھر بھی بنا رہے ہیں، آج تقریباً آٹھ مہینے ہو گئے ہیں، ایک کروڑ کے حساب سے اگر پانچ سال کا اندازہ لگائے تو ایک سال میں کم از کم بیس لاکھ نوکریاں تو ملنی چاہئیں اور وہ وعدہ اس پارٹی نے کیا، اس حکومت نے کیا جس کی صوبے میں بھی حکومت ہے اور مرکز میں بھی حکومت ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بجائے اس کے کہ اپنا وہ وعدہ پورا کرتے، بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کو روزگار ملا ہوا تھا، ان سے بھی روزگار چھینا جا رہا ہے اور کئی جگہوں پر لوگ احتجاج بھی کرتے ہیں، آج جتنی بھی توقعات تھیں، اس کے برعکس عام شخص یہ کہنے پر مجبور ہے کہ جہاں اشیائے خورد و نوش کی چیزیں تھیں اور اس کی قیمت تھی، وہ دس گنا زیادہ ہو گئی ہے، بیس گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ پٹرول آپ دیکھیں، پہلے کیا قیمت تھی، ڈیزل اور روز بروز اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ عام غریب شخص پر کوئی اثر نہیں پڑتا، میں حیران ہوں کہ وہ کونسے غریب ہیں جن پر اثر نہیں پڑتا، پاکستان میں تو سارے ہی

جو رہتے ہیں، ان کو کھانے پینے کے لئے بھی ضرورت ہے اور پٹرول کی جتنی مصنوعات ہیں، وہ استعمال بھی کرتے ہیں لیکن یہ اس کے باوجود یعنی یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ نہیں جی کسی پر اثر نہیں ہو رہا، اس وجہ سے اس وقت جو صورتحال اس صوبے کی ہے، پاکستان کی بھی ہے، وہ انتہائی تشویش ناک ہے اور جس حد تک لوگوں کو یہ انتظار تھا کہ یہ ایک دو مہینے، تین مہینے کے بعد جو ہے، ابھی میرے خیال میں وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال تک مزید انتظار کرنا پڑے گا، دو سال تک انتظار کرنا پڑے گا، اور یہ وعدہ ہی جس پر کہ انتظار کرایا جا رہا ہے اور لوگوں کو یہ تسلی دی جا رہی ہے کہ معیشت بہتر ہو جائے گی، روزگار بھی مل جائے گا اور جو مہنگائی ہے، اس پر بھی قابو پالیں گے لیکن حقیقت میں یہ ہوتا ہوا نظر نہیں آتا، اس لئے کہ اس کے لئے پہلے تو سنجیدگی ہی نہیں ہے اور اگر ہے تو اس کے لئے قابلیت کی ایک ضرورت ہے، وہ میرا خیال ہے کہ ناپید ہے، ایسے لوگ جن کا اس کام سے تعلق ہی نہیں تھا، ان کو اس کام پر لگا دیا گیا ہے اور جن کو یہ احساس بالکل نہیں ہے کہ لوگ اس وقت کیا کہہ رہے ہیں، ان کی ضروریات کیا ہیں بلکہ صرف ایک پروپیگنڈا کیا جاتا ہے میڈیا کے ذریعے اور تقریریں کی جاتی ہیں لمبی چوڑی کہ ہم یہ بھی کر رہے ہیں اور ہم اس کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ اب پرسوں کی بات ہے، میں بڑا حیران ہوں کہ ہمارے ایک فیڈرل منسٹر ہیں، ادویات کی جو قیمتیں بڑھی ہیں تو اس نے پریس کانفرنس کی کہ یہ بھی ہمیں ورثے میں ملی ہے، جو بھی بات اس وقت یہ حکومت کرتی ہے تو اس کے لئے ایک ہی جواب میں تو آج تک یہ سنتا رہا ہوں، میرا خیال ہے آپ بھی اس سے اتفاق کرتے ہوں گے کہ یہ ساری جو چیزیں ہمیں ورثے میں سابقہ حکومتوں کی وجہ سے ملی ہیں اور معیشت اگر تباہ ہوئی ہے تو سابقہ حکومتوں کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس وقت مہنگائی پر جو کنٹرول کیا تھا تو وہ انہوں نے مصنوعی کنٹرول کیا تھا، میں کہتا ہوں خدارا آپ بھی مصنوعی تو کر دیں نا، کم از کم ایک سال کے لئے تو یہ اسی طریقے سے چلا دیں، اس وقت جو وہ کہتے ہیں کہ ہم چیخیں نکال دیں گے بالکل، پرائم منسٹر بھی ماشاء اللہ بڑے دبنگ طریقے سے کہتا ہے، واقعی چیخیں نکل رہی ہیں اور چیخیں بہت جلدی ان شاء اللہ آپ سنیں گے بھی کہ اس وقت جس طرح ابھی رمضان بھی آنے والا ہے، پہلے سے مہنگائی ہے، رمضان کے لئے کوئی انتظامات بھی نہیں ہیں اور یہ جتنی بھی حکومتیں آتی تھیں، رمضان پیکج دیتی تھی، سبسڈی دی جاتی تھی، یوٹیلٹی سٹورز پر قیمتیں غریب لوگوں کے لئے کم کی جاتی تھیں کہ لوگ Afford کر سکیں لیکن اس کا بھی کوئی انتظام اس وقت نہیں ہے اور کوئی نظر بھی نہیں آرہا۔ جناب سپیکر! اس ہاؤس میں جو کہ پورے صوبے کا ایک نمائندہ ہاؤس ہے اور اس کی اپنی ایک حیثیت ہے، یہاں کوئی بھی بات کی جائے تو اس بات پر

اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی معزز منسٹر اس کا وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کو وہ وعدہ پورا بھی کرنا چاہیئے لیکن دیکھنے میں یہ ساری چیزیں آئی ہیں کہ ہم یہاں ڈیبیٹ بھی کریں، تقریر بھی کریں اور تجاویز بھی دیں اور اس طرف سے باوجود یقین دہانی کے اس پر عملدرآمد بھی نہ ہو تو پھر افسوس کیا جا سکتا ہے۔ جہاں اپوزیشن نے یہ جو اجلاس ماشاء اللہ بلایا ہے، ایجنڈا دیا، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ عوامی ایجنڈا ہے تمام اور جس میں جتنے بھی مسائل ہیں عوام سے متعلق ہیں، یہ کسی خواص سے نہیں ہے اور اس کے لئے میرا خیال ہے کہ حکومت کی طرف سے اتنی سنجیدگی اس لئے نظر نہیں آتی کہ شاذ و نادر کوئی ایک دو منسٹرز صاحبان یہاں موجود ہوتے ہیں اور سلطان خان اللہ انہیں خوش رکھے، وہ سب کی طرف سے جواب دیتے ہیں ماشاء اللہ، مجھے تو یقین ہے کہ باقی جو منسٹرز صاحبان ہیں، وہ بھی ذرا اس پر ضرور غور کریں گے لیکن جو باقی ممبران صاحبان، چونکہ اسی مقصد کے لئے یہ اجلاس کرایا جاتا ہے تو ان کو بھی یہاں ہونا چاہیئے اور اس کے لئے، مقصد اس کے کہنے کا یہ ہے کہ آج جس طرح کی مہنگائی سے لوگ تنگ آکر خودکشی کرنے پر بھی مجبور ہو رہے ہیں اور آپ خود اندازہ لگائیں کہ کسی ایک مزدور کی پندرہ ہزار کسی بھی ملازم کی پندرہ یا بیس ہزار تنخواہ ہے تو وہ کس طرح گزارہ کر سکتا ہے؟ میں ایک بائیس گریڈ کے آفیسر کے پاس گیا اور اس سے بات ہوئی، اس نے کہا جی پہلی دفعہ زندگی میں، بہت سینیئر آفیسر ہے اور عرصے سے وہ مطلب ہے یہ سرکاری ملازم ہے، تنخواہیں اس نے کہا کہ پہلی دفعہ میری اہلیہ نے مجھے کہا کہ یہ جو آپ مجھے ہر مہینے میں تنخواہ لا کر دیتے تھے اور میں گھر کے سارے اخراجات جو چلا رہی تھی تو انہوں نے پہلی دفعہ زندگی میں کہا کہ نہیں جی اس کے بعد آپ نے خود ہی اخراجات کرنے ہیں، مجھے نہ دیں، یعنی بڑے بڑے سفید پوش لوگ، باقی یہ تو بائیس گریڈ آپ نیچے دیکھیں کہ کلاس فور بیچارے جن کی تنخواہ پندرہ یا بیس ہزار ہو گی اور اس کے چھ بچے ہوں گے اور پھر اس کی پڑھائی کے انتظامات اور ان کے علاج معالجے کے لئے، تو وہ کس طرح گزارا کر سکتے ہیں؟ تو جناب سپیکر! اس ڈیبیٹ کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اس کے لئے نوٹس لے اور پالیسیاں ایسی بنائے کہ ایک تو مہنگائی پر کنٹرول کیا جا سکے، یہ قدرت کی طرف سے تو نہیں ہے، یہ تو عوام خود ہی اختیار جو حکومت کے پاس اختیارات ہیں، عوام کے نمائندے ہیں اور اسی مقصد کے لئے حکومتیں بنتی ہیں، اگر یہ حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے، کوئی بھی ہو جی، یہ تو مسلم لیگ نون کی حکومت تھی اس وقت، یہ اتنا جو مہنگائی پر کنٹرول رکھا تھا، یہ مصنوعی تھا، بھائی میں تو کہتا ہوں چیلنج کر کے کہتا ہوں، ہم نے باقاعدہ اس کے لئے اعداد و شمار ساری چیزیں دی بھی ہیں، آپ بھی برائے کرم عوام پر رحم کریں، آپ بھی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Kindly Sir! Windup کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی، ابھی تو سٹارٹ ہی لیا ہے ذرا تھوڑا، ابھی تو، ابھی تو ذرا، تھوڑا تو کبھی کبھی ہم بولتے ہیں۔

جناب مسند نشین: سر! آپ تو ساری رات لگے رہیں گے، آپ کے پاس بہت علم ہے، اس پہ ہمیں شک نہیں ہے سر، لیکن باقی لوگوں نے بھی بات کرنی ہے اس طرح۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی، جناب سپیکر! یہ حکومت کو اس بات کا احساس کرنا چاہیئے، چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ ہے، چاہے وہ پراونشل گورنمنٹ ہے، ان کی بنیادی ذمہ داری بنتی ہے کہ عوام کے لئے جو ان کی بنیادی ضروریات ہیں، ان کو فراہم بھی کرے، مہنگائی بھی کنٹرول کرےں اور اس کے لئے روزگار بھی فراہم کرے، یہاں پچاس لاکھ کسی نے کہا جی پچاس لاکھ مکان بن رہے ہیں، ایک کروڑ کا یعنی وہ Jobs مل رہی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے جی، کسی نے بڑی ہی اچھی تجویز دی، اس نے کہا پچاس لاکھ بنا کر اور اس میں دو چوکیدار کی پوسٹیں Create کریں گے تو ایک کروڑ Vacancies ہو جائیں گی، پچاس لاکھ کو دو کے ساتھ ایک دن کو چوکیدار ہوگا، ایک رات کو ہوگا، لیکن یہ صرف سہانے خواب جو دکھائے جارہے تھے آپ، ابھی عوام اس پر اعتماد نہیں کرتے ہیں بلکہ عوام بالکل تنگ آچکے ہیں اور عنقریب ہی آپ دیکھیں گے کہ ابھی گرمیاں شروع ہو رہی ہیں، جو بل پہلے لوگ Afford ہی نہیں کر سکتے تھے، ہم سے پہلے یہ بل جو ہیں یہ جلائے گئے تھے، اس وقت تو انہوں نے کہا بلکہ اعلان ہوا تھا سول نافرمانی کا کہ بالکل آپ نے کوئی بل Pay نہیں کرنا، یوٹیلٹی بل نہیں دینے، آج وہ باتیں کدھر گئیں؟ گیس کے اتنے جو بل آرہے ہیں کہ پہلے جہاں دس ہزار کا بل ہوتا تھا، ابھی پچاس ہزار آرہا ہے، گیس کے بجلی کے بل جہاں آرہے تھے، پہلے تقریباً جہاں پندرہ سولہ ہزار، ساٹھ ستر ہزار بل، تو جناب سپیکر! مقصد کہنے کا یہ ہے کہ عام شخص کو پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے، تو اس کے لئے حکومت کی ایک ذمہ داری بنتی ہے، وہ حکومت اپنی ذمہ داری نبھائے اور عوام پر رحم کرے، اگر آپ سے نہیں ہو سکتا تو یہ بھی بتادیں عوام خود بھی کریں گے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو سر، تھینک یو۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چند ایک جو چیزیں چونکہ ان پر کافی بات ہوئی ہے لیکن ایک دو پوائنٹس میں، میں تو پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑا ہوا تھا، آپ نے کہا جی کہ بحث میں حصہ لے لیں لیکن ایک دو پوائنٹس جو کہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ذرا جلدی جلدی یہ دو پوائنٹس بھی بتادیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی ہاں، دو پوائنٹس۔ جناب سپیکر! ایک تو میں نے کال اٹینشن نوٹس دیا ہوا تھا اور اس میں شاید کس وجہ سے، ایک کل آیا تھا، میں یہاں نہیں تھا اور جس کی وجہ سے میں یعنی یہ حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ سڑکیں خستہ حال ہیں، خاص طور پر ہزارہ میں جہاں ہم روز آتے جاتے ہیں اور برفانی علاقے میں جہاں سڑکوں کی اس وقت ایسی صورتحال ہے کہ بڑی مشکل سے لوگوں کی آمدورفت ہوتی ہے اور بہت سارے لوگ جو بیمار ہوتے ہیں، انہیں بڑی تکالیف بھی ہوتی ہیں تو اس کے لئے فوری انتظام کیا جائے۔ Main road پر بڑی KKH پر اس وقت سفر بڑا مشکل ہو گیا ہے، کاغان روڈ پر، سرن ویلی روڈ پر، اسی طریقے سے بٹگرام پورے ہزارہ میں جہاں میں گیا ہوں بلکہ میں تو پچھلی دفعہ یہاں دیر تک گیا تھا، وہاں پر بھی مسئلہ ہے۔

جناب مسند نشین: سر! Kindly یہ باقی ممبران بھی اشارے کر رہے ہیں، وہ بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ذرا سی جلدی۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک پوائنٹ ہوا جی، دوسری بات یہ ہے کہ میں نے پچھلے ہفتے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اس بات کو کہ مانسہرہ میں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں پہلے 2018 میں ایڈورٹائزمنٹ ہوئی اور بہت سارے جو امیدوار ہیں، انہوں نے اس انٹرویو میں حصہ لیا، ٹیسٹ میں حصہ لیا، ٹیسٹ انہوں نے پاس کیا اور ان کا سائیکالوجیکل ٹیسٹ، ساری چیزیں ہو گئیں اور انہیں Waiting list میں رکھا گیا تھا، ستر لوگ تھے اور اس میں اس کے بعد ان کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا اس وقت کے آئی جی صاحب نے کہ آپ کا یہ حق بنتا ہے، آپ کو ان شاء اللہ جب بھی Vacancy آئے گی، آپ کو بھرتی کیا جائے گا لیکن ابھی جو دوبارہ Vacancies آئی ہیں تو دوبارہ Add دے دیا اور نئی درخواستیں مانگی ہیں، ایک اس سے پہلے جو ETEA Test وغیرہ ہوتا ہے تو اس پر کم از کم دور دراز سے لوگ بھی آتے ہیں، وہ شامل بھی ہوتے ہیں، ٹیسٹ دیتے ہیں، دو تین ہزار روپے خرچ کرتے ہیں، چار ہزار اور ETEA والے بھی فیس لیتے ہیں، اس کے بعد انہیں یہ ٹیسٹ بھی پاس کر دیئے جاتے ہیں تو اس کے یقین دہانی کے باوجود ان کو نظر انداز کیا گیا ہے، میرا مطالبہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر! اس پہ تو کون جواب دے گا، اس بارے میں ETEA کے بارے میں، یہ آفریدی صاحب! آپ ETEA کے بارے میں جواب دے دیں۔ سر!   Kindly باقی لوگ ہاؤس کو بھی چلانا ہے،   جی بس، سر!   Kindly   ذرا جلدی کریں، وائنڈاپ کریں، وائنڈاپ کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: میرا متعلقہ منسٹر یعنی، بس میں ختم کرتا ہوں یہ بات، میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ واللہ لڑکوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہو رہی ہے اور ان کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا، ٹیسٹ دیا تھا، پاس ہوئے تھے، ان کو پہلے موقع دینا چاہیئے، ان کو بھرتی کرنا چاہیئے، مزید لوگوں کا بعد میں حق بنتا ہے تو اس لئے یہ بات میں نے دوبارہ اس لئے کی ہے کہ وہ کال اٹینشن نوٹس نہیں آیا۔ بہت شکریہ جی، جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری ایک ریکویسٹ ہے اگر آپ اجازت دیں؟

جناب مسند نشین: سر! کنڈی صاحب کو میں نے ٹائم پہلے۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی جی، جی جی۔

جناب عنایت اللہ: تو وہ اگلے دن کے لئے رکھ لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر!   ریکویسٹ یہ ہے کہ جو ایجنڈا آج اگر ادھورا رہ جاتا ہے، ہاں جی پلیز، یہ کیونکہ ایک بہت اہم عوام کا ایشو ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وہ For sure ہے، For sure next day پہ جائے گا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھوڑا لمبا لے جائیں، یہ وعدہ کرلیں آپ کہ یہ سیشن جو ہے یہ جو آج کا موضوع ہے، اگر آج یہ ادھورا رہ جاتا ہے تو اگلے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اگر آپ لوگوں کی ڈیبیٹ ختم ہو گئی سب کی تو ختم ہو جائے گا ورنہ جی Next day پہ چلا جائے گا۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Thank you very much, thank you, thank you, ji.

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی، میں نے تو کہا ہے کہ آج عشاء کی نماز بھی یہاں پڑھیں گے، درانی صاحب ابھی تک نہیں آئے، جی جی، جی آئیں۔

مولانا لطف الرحمان: سر!

جناب مسند نشین: میں معذرت چاہتا ہوں، پہلے انہوں نے کہا تھا تو، کنڈی صاحب! مختصر کریں، اچھا جی۔

جناب احمد کنڈی: پانچ منٹ۔

جناب مسند نشین: زبردست، زبردست۔

جناب احمد کنڈی: پہلے بھی سپیکر کے ساتھ میرا یہی تنازعہ رہتا ہے جو میرے بیچ میں وہ منٹ کھا جاتے ہیں۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔

مٹی کے کھلونے بھی سستے نہ تھے میلے میں
ماں باپ خوب روئے گھر جا کر اکیلے میں

جناب سپیکر! آج مہنگائی کے اوپر ہماری ڈیبیٹ ہے اور حالت آپ کے سامنے ہے، اس حکومت کی نو مہینے کی جو کارکردگی ہے، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، شاید درانی صاحب نے کافی Statistics اس پہ بتا دیں لیکن اکنامکس کے جتنے بھی Indicators ہیں، وہ تمام ایک دوسرے کے ساتھ Interlink ہوتے ہیں، چاہے مہنگائی ہے، چاہے غربت ہے، بے روزگاری ہے اور اس نو مہینے میں حکومت کے آپ کے تمام جتنے بھی Indicators ہیں، جن کو بڑھنا چاہیئے تھا، وہ کم ہو رہے ہیں اور جن کو کم ہونا چاہیئے تھا، وہ بڑھ رہے ہیں۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں، اگر آپ دیکھ لیں مہنگائی کو، ان نو مہینوں میں تو اس نے پچھلے تمام ماضی کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں، اگر آپ افراط زر کو دیکھ لیں، Trade deficit کو دیکھ لیں، آپ اگر Current Account Deficit کو دیکھ لیں، ڈالر کی قیمت کو دیکھ لیں، جو چیز کم ہونی تھی، وہ بڑھ رہی ہے اور یہ جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے تو یہ ایک خطرے کی گھنٹی ہے اور جن چیزوں کو کم ہونا چاہیئے تھا، جس طرح کہ اب آپ دیکھ لیں، جن چیزوں کو زیادہ ہونا چاہیئے تھا جس طرح ایکسپورٹ ہے، جب تک ایکسپورٹ نہیں بڑھے گی، اس معاشی مرض کا علاج نہیں ہو گا۔ اسی طرح آپ دیکھ لیں، ایگریکلچر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، فصلوں کی پیداوار کو آپ دیکھ لیں، فصلوں کی پیداوار، اس تحریک انصاف حکومت کا تقریباً چھٹا سال ہے، آپ گندم کی پیداوار کو دیکھ لیں، ہم بلوچستان سے بھی پیچھے ہیں جناب سپیکر! جو کہ افسوس کی بات ہے۔ تمام وہ Indicators، کسی کو بھی آپ Choose کر لیں، تمام Indicators اس حکومت کے خلاف جا رہے ہیں، اس کے اوپر سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا Otherwise اس کا کوئی Remedy نہیں ہو گا اور اوپر سے بیانات آپ دیکھ لیں، وزیر اعظم صاحب کے بیان کی میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا، وزیر اعظم صاحب کہتے ہیں، عمران خان صاحب جو ہمارے بائیسویں وزیر اعظم ہیں، وہ کہتے ہیں "میرے پاکستانیوں! گھبرانا نہیں ہے، میرے پاکستانیوں! گھبرانا نہیں ہے"۔ جناب

سپیکر! یہ تاریخ کا بہت بڑا جملہ ہے "میرے پاکستانیوں! گھبرانا نہیں ہے"، یہ وہ کونسا جملہ ہے؟ ایک شخص تھے تاریخ میں جن کا نام تھا* +، ہمیں خدشہ ہے خدا کرے کہ یہ بات حقیقت نہ ہو لیکن خاک بہ دہن جب اس +اور یہ تاریخی جملے کا بیک گراونڈ صرف میں آپ کو بیان کر رہا ہوں، + + + + + + + + + + + + + + +لیکن میں کہتا ہوں خدارا یہ وہ دوبارہ کیونکہ وہ بھی اس وقت یہی کہتے تھے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس میں سر! صرف* + +نہیں تھے نا، وہ بڑا مسئلہ تھا، وہ۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: میرے خیال میں وہ آخری* + تھے، وہ آخری* + تھے، وہ* + +کے آخری* + تھے۔۔۔۔

(قطع کلامیاں و شور)

جناب مسند نشین: موضوع پہ آئیں، موضوع پہ آئیں، Kindly موضوع پہ آئیں Kindly۔۔۔۔

(قطع کلامیاں و شور)

جناب مسند نشین: سر! پلیز، پلیز۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: زمونږ خان صاحب هیرو دے او هغه وائی چې دا 24000 ډالر دې غلو اخستی دی، دا به ترې رااخلم۔

جناب مسند نشین: Cross talk نہ کریں پلیز، Cross talk نہ کریں، پلیز۔

جناب احمد کنڈی: میرے بھائی کو تکلیف ہو رہی ہے، میں موضوع پہ آ رہا ہوں۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: هغه عوام ته وائی چې یریږئ مه ان شاء اللّٰه دوئ ته به سزا ورکوؤ او دا پیسې به ترې واپس اخلو، هغه د دې قوم هیرو دے، په عزت به ئې نوم اخلې، عزت به ئې کوې، هغه د دې قوم هیرو دے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: برداشت کرنا سیکھو، سچ کو برداشت کرو۔

(قطع کلامیاں و شور)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب مسند نشین: فضل حکیم خان! پلیز پلیز، پلیز پلیز کوئی Cross talk نہ کریں، فضل حکیم خان پلیز سب کو، Order in the House، فضل حکیم خان! پلیز میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، میڈم! پلیز ہاؤس میں آرڈر رہے گا، کوئی Cross talk نہیں کرے گا ورنہ میں پھر سخت اقدامات کروں گا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں وشور)

جناب مسند نشین: پلیز سر! پلیز سر پلیز، فضل حکیم خان! پلیز آپ میری رولنگ سن لیجیے، میں آپ کو رولنگ دیتا ہوں۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: که مرضی د وی او که نه خو په احترام سره به د عمران خان نوم اخلې، ٹھیک ٹھاک به ئې په ادب باندې اخلې، د عمران خان نوم به په ادب باندې اخلې، هغه د دې قوم لیډر دے، د دې خلقو لیډر دے، ٹھیک ٹھاک به ئې په۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ستا په ما زور دے، په زور ئې نه منم۔

جناب مسند نشین: میں ایک منٹ فضل حکیم خان! فضل حکیم خان! پلیز۔۔۔۔

(قطع کلامیاں وشور)

Mr. Chairman: Nighat Bibi! Please no cross talk.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: په ادب باندې به ئې نوم اخلې، په دې پانچ سال کښې ان شاء الله دا ملک به مونږه سموؤ، غلی کښېنه، زما د لیډر نوم چې اخلې سوچ به کوې، سوچ پرې کوه، ته به ئې تسلیم کوې، ټول خلق به ئې تسلیم کوی زما لیډر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ولې څه زور د دے را باندې، برداشت پیدا کړه د ریښتیا د اؤریدو، نه ئې اخلم ستا زور دے په ما؟

(قطع کلامیاں وشور)

جناب مسند نشین: پلیز آپ سب، نگہت بی بی! پلیز پلیز بات سنیں، ایک منٹ آپ، ایک تو یہ ہے کہ یہ + * +والی بات جو ہے، اس کو حذف کیا جائے، میں آپ کو رولنگ دے رہا ہوں اس کو حذف کیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیے گئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ Topic پہ آئیں، کنڈی صاحب! Topic پہ آئیں آپ Topic پہ بات کریں کوئی Cross talk نہیں کرے گا، پلیز۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! سب سے جو خطرناک بات ہے، اگر آپ دیکھ لیں نو مہینے میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جو کارکردگی ہے، اس میں تقریباً کم و بیشن ساڑھے تین سو بلین کے خسارے پہ ہم جا رہے ہیں اور اس کا نقصان کیا ہو گا؟ اس کے دو نقصانات ہیں، دیکھیں جب Shortfall ہو گا، چار سو بلین کا Shortfall ابھی چل رہا ہے اور جس طریقے سے جا رہا ہے تو Economists کہہ رہے ہیں کہ ساڑھے چار سو، پانچ سو بلین کا Shortfall ہو گا۔ دو چیزیں ہوں گی حکومت کے پاس کہ یا تو اس Shortfall کو پورا کرنے کے لئے ٹیکسز لگائے گی جس سے مہنگائی ہو گی، اگر Shortfall پورا نہیں کرتی تو اس سے پھر صوبوں کا شیئر کم ہو گا جس سے ہمیں نقصان ہو گا اور یہ مہنگائی اور اسی وجہ سے یہ چیزیں بڑھ رہی ہیں۔ جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا، میرے بھائی فضل حکیم صاحب جذباتی ہو جاتے ہیں، ہم جذباتی نہیں ہوتے، یہ تاریخ کے حصے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ سمت ٹھیک کریں، ہم یہ کہتے ہیں، آخر میں میں Conclude کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ Conclude کریں۔

جناب احمد کنڈی: میں Conclude کرتا ہوں، میں کہتا ہوں ہمارا ان کی نیت پہ شک نہیں ہے، ان کے جذبات کے اوپر میرا ذاتی کوئی شک نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: صحیح ہے۔

جناب احمد کنڈی: بالکل میں کہتا ہوں کہ تحریک انصاف کے جو فلاحی ریاست کے نعرے تھے، مجھے خود بھی بڑے Attract کرتے تھے، مجھے ان کی نیت پہ شک نہیں ہے، ان کے جذبے پہ شک نہیں ہے لیکن ان کی اہلیت کے اوپر، ان کی قابلیت کے اوپر، ان کی صلاحیت کے اوپر میرا سوال ہے اور میں Conclude کرتا ہوں کیونکہ آپ لوگ مجھے ٹائم بھی نہیں دیتے اور مائیک بھی بند کر دیتے ہیں، میں صرف آخری شعر سے Conclude کرتا ہوں، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہوں گا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو سر۔ مولانا صاحب! مولانا صاحب!۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: مولانا صاحب! مولانا صاحب! میں نے آپ کو فلور دے دیا ہے، میں نے آپ کو فلور دے دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! میں ایک شعر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ میری خاطر شعر، بعد میں چیمبر میں شعر سنیں گے، چیمبر میں شعر سنیں گے۔

(قطع کلامیاں و شور)

جناب مسند نشین: سر! میں نے آپ کو فلور دے دیا ہے، آپ فلور پہ اپنی بات کریں اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب مسند نشین: Kindly ہاؤس کا ماحول خراب مت کریں، میری ریکویسٹ ہے سب سے۔

جناب شاہ محمد خان: سر! ہمیں ٹائم دیں، ہمیں جواب دینا ہے، آپ نے ان کو موقع دیا، ہم نے سنا، اب ہم Respond کریں گے۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: اس کے بعد گورنمنٹ کا Response ہو گا جی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: ایک منٹ جی، ایک منٹ جی۔ سر! میں اس کو کلیئر کر دوں، ایجنڈا جو آپ لے آئے ہاؤس میں، وہ پورے ہاؤس کا بھی ایجنڈا ہے، آپ بھی بات کریں گے، گورنمنٹ بھی بات کرے گی۔ سر! پلیز آپ Continue کریں۔

مولانا لطف الرحمان: ہماری بات سن لیں، پھر اس کے بعد آپ بھی بات کریں، کوئی مسئلہ نہیں، نہیں ہماری طرف سے اجازت ہے آپ کریں۔

جناب مسند نشین: سر! پلیز Cross talking نہ کریں، Cross talking نہ کریں۔ سر! پلیز۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! ایک اہم موضوع پہ بحث اس وقت جاری ہے اور میں سمجھتا ہوں، سردار یوسف صاحب نے بھی بات کی، درانی صاحب نے بھی تفصیل سے بات کی، میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ کہنا ضرور چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت کے ٹائم پہ ڈالر کا ریٹ ایک جگہ پر رکا ہوا تھا، اگر آپ مہنگائی کی شرح کو دیکھیں تو وہ بھی ایک جگہ پہ رکی ہوئی تھی، Maintain تھی، اس سے آگے

بڑھ نہیں رہی تھی۔ جناب سپیکر! اگر آپ تیل کے ریٹ کو اٹھالیں تو وہ بھی آہستہ آہستہ کم ہونے کی طرف جارہی تھی جناب سپیکر! اور ہمارے ملک کے جو بہت بڑے بڑے منصوبے تھے، وہ بھی کامیابی سے ہمکنار ہورہے تھے اور ہم اپنے دوست ملک چائنا سے بہت سارے معاہدات کرکے اپنے ملک میں یہاں پہ ہم نے بہت سارے معاہدات کرکے سی پیک جیسے منصوبے لیکر آئے اور یہ ایک کامیابی کی طرف ایک بات جاری تھی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ ایک عارضی طور پر ایک 'سیٹ اپ' بنایا گیا تھا اور مہنگائی کو رکا ہوا تھا، عارضی طور پر صحیح ہے، جیسے بھی تھا لیکن اس پورے پیریڈ میں اس کو ایک ہی جگہ پہ روکا ہوا تھا اور وہی مہنگائی اس سے آگے بڑھ نہیں رہی تھی۔ تیل کی قیمت بڑھ نہیں رہی تھی، بجلی کم ہوتی چلی جارہی تھی، گیس کی قیمتیں نہیں بڑھ رہی تھیں، آج اگر آپ دیکھیں تو جناب سپیکر! میں تو حیران ہوں اور مجھے افسوس بھی ہوتا ہے کہ ایک وزیر اعظم جب اپنے جلسوں میں، جب انتخابی جلسوں میں اعلانات کرتا تھا تو وہ یہی کہتا تھا کہ میں آئی ایم ایف سے قرضہ لوں گا تو پھر میں خودکشی کروں گا، تو آپ مجھے بتادیں کہ آج آپ آئی ایم ایف سے قرضے لے رہے ہیں، دوسرے ملکوں سے قرضے لے رہے ہیں تو آپ کے وہ الفاظ کہاں گئے کہ جو آپ نے کہا تھا کہ میں خودکشی کروں گا؟ (تالیاں) آج وہ خودکشی نہیں ہورہی ہے۔ جناب سپیکر! آج آپ آئی ایم ایف سے بھی قرضہ لے رہے ہیں اور ان کے ساری ساری شرائط آپ قبول کررہے ہیں جناب سپیکر! اور ظاہر بات ہے کہ جب آپ ان کی شرائط کو قبول کریں گے تو آپ گیس بھی مہنگی کریں گے، بجلی بھی مہنگی کریں گے اور آپ تیل بھی مہنگا کریں گے، ڈالر کی قیمت کو بھی آپ بڑھائیں گے جس سے ہر طرف سے، جس چیز کو بھی آپ اٹھائیں گے، اگر آپ تیل کی قیمت بڑھائیں گے تو مہنگائی بڑھے گی، آپ ڈالر کی قیمت کو بڑھائیں گے تو مہنگائی بڑھے گی، اگر آپ بجلی کی قیمت بڑھائیں گے تو مہنگائی بڑھے گی، گیس کی قیمت بڑھائیں گے تو آپ ایک سائڈ سے تو لوگوں کی جیب سے پیسہ نکال رہے ہیں اور دوسری سائڈ سے آپ مہنگائی بڑھا رہے ہیں، تو پھر لوگ کہاں جائیں گے، کس کو روئیں گے؟ حکومت ہی ایک وہ جگہ ہوتی ہے جہاں پہ عوام کی بات سنی جاتی ہے، جمہوری ملک میں عوام نے ایک مینڈیٹ دیا ہوتا ہے حکومت کو اور مینڈیٹ اس لئے دیا ہوتا ہے کہ وہ عوام کی فلاح و بہود کے لئے پالیسیاں بنائیں گے، عوام کی فلاح بہود کے لئے ملک چلائیں گے اور انہی کے مسائل کو حل کریں گے مگر اگر مزید ان کو مسائل میں گرائیں گے اور ملک دیوالیہ پن کی طرف جائے گا جناب سپیکر! تو پھر ہم کہاں جائیں گے؟ جناب سپیکر!۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>مولانالطف الرحمان:</u> جناب سپیکر! پوری دنیا آپ کی معاشی صورتحال پر سوال اٹھا رہی ہے۔ جناب سپیکر! آپ کا اپنا سٹیٹ بینک رپورٹ دے رہا ہے کہ ملک کہاں پہ جا رہا ہے اور ہم آنے والے دنوں میں خدانہ کرے کہ دیوالیہ پن کی طرف جائیں، تو اس صورتحال میں بھی آپ نااہلیت کی انتہا دیکھیں کہ آپ کا فیڈرل منسٹر کل بیان دے رہا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آنے والے چند ہفتوں میں صورتحال اتنی آگے چلی جائے گی کاروباری لحاظ سے کہ ریڑھی والا بھی اور پان والا بھی خود سے کہے گا حکومت کو کہ میں ٹیکس دینے کو تیار ہوں۔ جناب سپیکر! دنیا کچھ اور کہہ رہی ہے آپ کے بارے میں، آپ کا سٹیٹ بینک کچھ اور کہہ رہا ہے جناب سپیکر! لیکن آپ کا ایک فیڈرل منسٹر کہتا ہے کہ نوکریاں ہم اتنی دیں گے کہ لوگ ہوں گے نہیں، ہم اعلانات کریں گے کہ آئیں اور ہماری Jobs کو Accept کریں اور ریڑھی اور پان والا ٹیکس دینے کے لئے آئے گا کہ میں ٹیکس دینے کو تیار ہوں جناب سپیکر! تو آپ مجھے بتائیں کہ اہلیت کی آپ اس انتہا کو دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اللہ کرے کہ ایسے حالات آئیں۔

<u>مولانالطف الرحمان:</u> نااہلیت کی انتہا ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سر! آدمی کو Optimistic رہنا چاہیئے۔

<u>مولانالطف الرحمان:</u> نہیں، میں بات کر رہا ہوں، میں اس مہنگائی اور اسی حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ فیڈرل منسٹر کا کل کا Statement ہے اور میں اس کو خود سن رہا تھا کہ جب اس کا Statement آ رہا تھا تو کہتے ہیں جی کہ کوئی وزیر اعظم تیل کی قیمت بڑھاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا وزیر اعظم کرپشن میں مبتلا ہے، تو آج آپ ہمیں ذرا بتا دیں کہ آپ کو جب سمری آتی ہے گیارہ بارہ روپے کی اور آپ بڑھاتے چھ روپے کے اور آنے والے نوید سنا رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے آگے اس کو گیارہ بارہ روپے تک پہنچانا ہے تو لوگ کہاں جائیں گے جناب سپیکر؟ لوگوں کو آپ کہتے ہیں کہ میں کروڑ لوگوں کو نوکریاں دوں گا لیکن آپ تو لوگوں کو بے روزگار کر رہے ہیں، آپ لوگوں کو کہتے ہو کہ پچاس لاکھ گھر دیں گے، گھر کی بجائے تو آپ ان کی روٹی چھین رہے ہیں، تو لوگوں کو آپ موت دے رہے ہیں یا آپ ان کو باعزت زندگی دے رہے ہیں؟ یہ تو آپ موت کی طرف اپنے عوام کو لے کے جا رہے ہیں جناب سپیکر! اور اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم ایم این ایز کو اور ان کو فنڈز نہیں دیتے تو سی پیک کے منصوبوں سے پیسے اٹھا کے آپ

اپنے ایم این ایز کو فنڈز دے رہے ہیں؟ تو ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس اہلیت نہیں ہے، آپ قرضوں کی بات کرتے ہو کہ پچھلی حکومت نے ہمیں قرضوں میں چھوڑا ہے اور تیس ہزار ارب روپے قرضہ لیا ہے، آپ قرضے لے رہے ہو اور کہتے ہو کہ ہم سود کے لئے قرضے لے رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ Per day کے حساب سے اگر حساب لگایا جائے تو ذرا حکومت بتادے کہ Per day کے حساب سے آپ پر قرضہ کتنا بڑھ رہا ہے؟ جناب سپیکر! مدینے کی ریاست کی باتیں ہوتی ہیں تو میں تو اس کے بارے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ یہ مدینے کی ریاست کی بات نہیں ہے، یہ تل ابیب کی ریاست کی بات ہو رہی ہے، تو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Sir! Kindly windup کریں جی۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں وائنڈ اپ کر رہا ہوں، تو میں سمجھتا ہوں کہ جو نعرے اور نوید قوم کو اس حکومت نے سنائی تھی، آج اس کے بالکل برعکس، الٹ جس کے بارے میں وہ کہتے تھے نا کہ ہم نے تبدیلی کی بات کر دی تو وہ تبدیلی تو میرے خیال میں اس صورتحال میں آرہی ہے کہ ملک دیوالیہ پن کی طرف جائے گا، لوگ بے روزگار ہوں گے، مہنگائی اتنی بڑھے گی کہ لوگ ایک دوسرے کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے۔ بجلی کوئی Afford نہیں کر سکتا، گیس کو کوئی Afford نہیں کرے گا، گیس تو اب آپ کہتے ہیں، آپ کا فیڈرل منسٹر کہتا ہے کہ اگر آپ گیزر چلاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ لگژری جو ہے اس کو Use کر رہے ہیں، تو یہ صورتحال ہے، آپ بجائے اس کے کہ لوگوں کو اطمینان دیں، مطمئین کریں، آپ الٹا ان کو کہتے ہیں کہ آپ اس کو غلط استعمال کر رہے ہیں اور وہ لگژری میں آتا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو سر، تھینک یو سر۔

مولانا لطف الرحمان: تو یہ صورتحال ہے جناب سپیکر! ہمیں چاہیئے سنجیدگی اس کے لئے، اس کے لئے اہلیت چاہیئے، جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: بالکل سر، بالکل سر۔ شاد محمد خان صاحب! میں Kindly ایک اناؤنسمنٹ کر رہا ہوں کہ پانچ بجکر پندرہ منٹ پر نماز ہوتی ہے، نماز پہ جائیں گے ان شاء اللہ، جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور اس کے بعد پھر بھی آئیں گے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد پھر ملیں گے لیکن Rule کے مطابق اسمبلی سیشن تین گھنٹے کا ہوتا ہے اور تین گھنٹے Already پورے ہو چکے ہیں، ٹھیک ہے اور Rules کے مطابق

آپ کے تین گھنٹے پورے ہو چکے ہیں، یہ ڈیبیٹ جو ہے آپ اگلے روز پہ لے چلیں گے اور یہ جو سپیچ ہے، یہ تقریر جو ہے، یہ Concluding speech نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: جی ٹھیک ہے، میں سیکرٹری صاحب سے پتہ کر لیتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، ابھی جی جواب آپ دیں گے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ پھر Kindly یہاں پہ یہ مت کہا کریں کہ آپ بیٹھے ہو اور آپ آرام کریں، اس طرح پھر باتیں مت کیا کریں، پھر میں بھی اس کا Respond کروں گا کیونکہ لیڈر آف اپوزیشن جو تھے، انہوں نے کہا کہ آپ آرام سے بیٹھیں اور یہ اس کے Behalf پہ میں اب ان کا جواب دوں گا، صحیح ہے؟

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! تنقید جمہوریت کا حسن ہے لیکن یہاں جو آٹھ مہینے سے ہم سن رہے ہیں، وہ تنقید برائے تنقید ہے۔ اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ ہماری جو تقریر ہے اس کو کوئی توجہ نہیں دیتا ہے، جناب سپیکر! جب چار پانچ بندے آٹھ مہینے سے بول رہے ہیں اور ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، صرف سنتے ہیں ہم، تو ہم کیا توجہ دیں گے؟ آخر کار ہم بھی انسان ہیں، ہم بھی تھک جاتے ہیں، ہمیں کوئی موقع نہیں ملتا اور جب وہ بولتے ہیں تو ہم سنتے ہیں مگر جب ہم جواب دیتے ہیں تو وہ قانون کا سہارا لیتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر نے ہم پر تنقید کی، ہماری حکومت پر کہ حکومت نے مہنگائی لائی، وزیر اعظم کا سابقہ جو بیان ہے، وہ ایک ہے اور اسد عمر صاحب کا بیان دوسرا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس پہ سوچنا چاہیئے کہ جو کچھ سابقہ حکومتوں نے کیا ہے، وہ ہمیں وراثت میں ملا ہے، جب ہمیں حکومت ملی تو اس ٹائم صرف ایک یوم کا جو سود تھا قرضے پہ، وہ چھ ارب کا سود تھا جبکہ عمران خان کو حکومت ملی، 2013 میں پاکستان کے وفاق کی حکومت پر جو قرضہ تھا، وہ تقریباً تیرہ چودہ ہزار ارب روپے تھا اور 2013 سے لے کر 2018 تک یہ قرضہ اٹھائیس، تیس ہزار ارب تک پہنچ گیا، تو یہ قرضہ، مجھے معزز برادران جو بیٹھے ہیں، ہمارے ایوان کے معزز ممبرز ہیں، یہی جواب دے دیں کہ یہ قرضہ عمران خان نے لیا تھا، یہ قرضہ اسد عمر نے لیا تھا یا یہ قرضہ سابقہ حکومتوں نے لیا تھا؟ اپوزیشن لیڈر تو ہمارے اوپر تنقید کرتے ہیں لیکن یہ بھی اس وقت مرکزی حکومت کا حصہ تھے تو اس وقت کے وزیر اعظم کو کیوں نہیں کہتے تھے کہ اس قرضے سے ملک ڈوب جائے گا، ملک کا بیڑا غرق ہو جائے گا؟ آج جس حالت میں ہمیں حکومت ملی ہے، وہ بالکل دیوالیہ پن کی طرف جا رہی ہے لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں، ہم عمران خان کو سلام پیش کرتے ہیں کہ اس نے ہر جگہ اپنی آواز پہنچائی، سعودی عرب گئے، چائنا

گئے، ہمارے جتنے بھی مخلص دوست ہیں، الحمد للہ انہوں نے اس تکلیف اور اس مصیبت میں ہماری مدد کی ہے اور ان شاء اللہ ملک دیوالیہ پن سے بچ جائے گا، اس طرف جا رہے ہیں۔ ڈالر کیوں نہیں بڑھے گا، ڈالر کا ریٹ کیوں High نہیں ہو گا جب ہمارے اوپر اتنا بڑا قرضہ، اس قرضے کے نیچے ہم ڈوب گئے ہیں، یہ قرضہ کس کا ہے اور پھر بھی الزامات ہمارے اوپر لگ رہے ہیں؟ کرپشن کی جو بات ہو رہی ہے، کرپشن کس نے کی ہے، بے نامی جو اکاؤنٹس ہیں، وہ کس کے ہیں؟ نیب میں روزانہ کیسز کس کے ہیں، کس کی پیشیاں ہیں؟ (تالیاں) کیا تحریک انصاف کی پیشیاں ہیں یا دونوں جماعتیں جنہوں نے باری باری نمبر لے کر اس ملک کو لوٹا، ان کے کیسز ہیں؟ ہم نے کوئی کیس نہیں بنایا ہے، یہ سارے کیسز سابقہ حکومتوں نے بنائے ہیں ان کے اوپر اور وہ آج بھگت رہے ہیں اس کی سزا۔

(شور)

<u>جناب مسند نشین:</u> شاد محمد خان صاحب! شاد محمد خان صاحب! Kindly topic پہ بریک کے بعد بات کریں۔

<u>جناب شاہ محمد خان:</u> Topic پہ بات کر رہا ہوں، سردار یوسف صاحب نے مہنگائی اور قرضوں کی بات کی تو خدا کے لئے ہمیں، ہمیں اس پر شرم آ رہی ہے سردار صاحب! آپ اس وقت مرکزی حکومت کا حصہ تھے، قرضے ہم نے نہیں لیے ہیں، یہ ریکارڈ پہ موجود ہے، آپ خود چیک کریں، اگر اٹھائیس ہزار قرض، اٹھائیس ہزار ارب قرضہ ہم نے لیا ہے تو ہم ذمہ دار ہیں، اگر سابقہ حکومتوں نے لیا ہے تو اس کا جواب بھی وہ خود دے دیں عوام کو، احمد نے ہمارے لیڈر پر الزام لگایا، احمد ہمارے بھائی ہیں لیکن احمد! سوچو ہمارا وہی لیڈر ہے جس نے انڈیا کو وہی جواب دیا کہ دنیا حیران ہو گئی، تحریک انصاف کی حکومت کے دور میں پاک آرمی نے جو انڈیا کو جواب دیا، وہ کبھی بھی نہیں دیا تھا، (تالیاں) اور اس پہ بھی سوچو، میرے لیڈر پر الزام مت لگاؤ، اس پہ بھی سوچو کہ 1971 میں اس ملک کو کس نے دولخت کیا۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> Topic پہ آئیں پلیز، بس ماحول کو اچھا رکھیں، پلیز میری ریکویسٹ ہے آپ سب سے، پلیز سب سے ریکویسٹ ہے۔ چلیں جی، شاد محمد خان صاحب! جلدی جلدی کریں جی۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب مسند نشین:</u> میں نے ان کو کہہ دیا، وہ Topic پہ رہیں گے، Topic پہ رہیں گے، Topic پہ رہنا ہے۔

جناب شاہ محمد خان: Topic پہ بات کروں گاTopic پہ لیکن وہTopic سے ہٹ گئے، سارے روز آٹھ مہینے تک ہم ان کی سن رہے ہیں، آٹھ مہینے تک ہم ان کی سن رہے ہیں، اگر ان میں یہ ہمت نہیں ہے سننے کی، ان میں سننے کی ہمت نہیں ہے تو بس ہم سن لیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(شور)

جناب شاہ محمد خان: اگر آپ میں، ہم سارے روز سن رہے ہیں اور جناب سپیکر صاحب!   یہ چار پانچ بندے تقریر کر رہے ہیں اور آٹھ مہینے تک ہم سن رہے ہیں۔ اس ایوان میں سارے جتنے بھی ممبران ہیں، ان کا حق ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر صاحب! بس نماز کا وقفہ کرو، نماز کا، نماز کا وقفہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وائنڈاپ کریں، آپ Kindly windup کریں، جی یہ نماز کا ٹائم بھی ہے اور میں آپ کا ایجنڈا Friday تک، یہی Topic Friday کو چلا جائے گا، The sitting is adjourned till-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: آپ ٹائم بتادیں، پھر یہ نہ کہیں کہ 01:30 جو ہے، ڈیڑھ بجے ٹھیک ہے جمعہ کو؟

(ہال میں آوازیں کہ دو بجے)

جناب مسند نشین: پھر آپ میرے اوپر اعتراض کرتے ہیں نا اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

(ہال میں آوازیں کہ دو بجے)

جناب مسند نشین: چلیں دو بجے جمعہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ ٹائم ہو گا، تھینک یو جی۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 12 اپریل 2019ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)